

ندائے خلافت

لہور ہفت روزہ
www.tanzeem.org

36

مسلم اشاعت کا
32 داں سال



تanzeeem
اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

3 تا 9 ربیع الاول 1445ھ / 19 تا 25 ستمبر 2023ء

س

جو مسلمانوں ظلم کرے وہ اللہ سے غداری کرتا ہے

اسلامی ریاست میں انسانی حقوق کا بڑا محافظ حکومت کا یہ تصور ہے کہ وہ ایک امانت ہے اور اس کے لئے انقلابی کی حیثیت ایک امین کی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان اس قول و قرار کے بعد کہ:

«إِنَّ اللَّهَ أَشْتَرَى مِنَ الْجُوَمِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَنَّمَا الْهُمْ يَأْنَى لَهُمُ الْجِنَّةُ» (آل عمران: 111)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بد لے خرید لیے ہیں۔“

مسلمان کی ہر جیزہ اللہ تعالیٰ کی سونپی ہوئی ایک مقدس امانت ہے اور وہ اپنا حق تصرف خودا بینی آزادانہ مریضی اور اپنے بے لگام اختیار و ارادے سے نہیں بلکہ اصل مالک کی مریضی اور اس کی دی ہوئی بدایات کے مطابق استعمال کرنے کا پابند ہو گیا ہے۔ یہ اسی تصور امانت کا نتیجہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ”خیانت فس“ کا جرم ٹھہراتا ہے۔ اس تصور امانت کی رو سے ہر شخص پر احتساب و ذمہ داری کا بار بقدر امانت ہے۔ جس کے پاس اساب و وسائل اور اختیارات و اقدار کی جتنی امانت موجود ہے وہ اسی تناسب سے اپنے مالک کے تصور اپنے اعمال و افعال کا جواب ہے۔ خلافائے راشدین اور صحابہ کرام ﷺ کو اس تصور امانت کا پورا پورا شعور و احساس تھا۔ چنانچہ حضرت ابو مکر صدیق رض فرماتے ہیں:

”جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہو گا۔ اور وہ سب سے زیادہ سخت عذاب کے خطرے میں بنتا ہو گا۔ اور جو حکمران نہ ہو اس کو بہک حساب دینا ہو گا۔ اور اس کے لیے بلکہ حساب کا خطرہ ہے۔ کیونکہ حکام کے لیے سب سے بڑھ کر اس بات کے موقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمان ظلم ہو۔“

صلاح الدین

اور جو مسلمانوں ظلم کرے وہ اللہ سے غداری کرتا ہے۔“

اس شمارے میں

عدل و اعتدال

عقیدہ ختم نبوت

بعد از خدا برگ توئی قصہ مختصر

”بقائے پا گستان: نفاذ عدل اسلام“
مہم کی رپورٹ

رسول اکرم ﷺ کے مقاصد بعثت
اور ہماری ذمہ داریاں

پاکستان کی سیاسی و معاشری بدحالی
کا ذمہ دار کون؟



حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بن قوم کے شرک سے منع کیا

الْهُدَى
الْهُدَى سلام و مبارکات 1052

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ النَّمَاءِ

آیات: 43-44

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْمَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كُفَّارِيْنَ ۝ قَيْلَ لَهَا ادْخُلِ الصَّرَاحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حِسْبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِيْهَا ۝ قَالَ إِنَّهٗ صَمْرٌ مُّمَرٌ دُمْنٌ قَوَاهِرٌ ۝ قَالَتْ هَرِبٌ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

آیت: ۲۳۱ «وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۝» اور سلیمان نے اسے روک دیا (اس سے) جس کو وہ پوچھی تھی اللہ کے سوا۔
«إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كُفَّارِيْنَ ۝» وہ ایک کافر قوم میں سے تھی۔

آیت: ۲۳۲ «قَيْلَ لَهَا ادْخُلِ الصَّرَاحَ ۝» اس سے کہا گیا کہ اب محل میں داخل ہو جاؤ! «فَلَمَّا رَأَتْهُ حِسْبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقِيْهَا ۝» توجہ اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے گہرا پانی سمجھا اور اپنی دلوں پنڈلیاں کھول دیں۔

«قَالَ إِنَّهٗ صَرَحٌ فُمَرٌ دُمْنٌ قَوَاهِرٌ ۝» سلیمان نے کہا: یہ تو ایسا محل ہے جو مرصع ہے شیشوں سے۔ یعنی وہ شیشے کا چکنا فرش تھا اور ملکہ نے جب اس میں اپنا عکس دیکھا تو اسے پانی سمجھ کر پنڈلیوں سے کپڑا اور اٹھالیا کہ شاید آگے جانے کے لیے اس پانی سے ہو کر گز نہ ہے۔ بہر حال حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ اس سے دراصل اسے احساس دلانا مقصود تھا کہ جو عتیقین اللہ تعالیٰ نے ہمیں دے رکھی ہیں وہ تمہارے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہیں۔

«قَالَتْ رَبِّيْتُ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝» اس نے کہا: اے میرے پروردگار! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ کی اطاعت اختیار کی ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ یہاں پر اختتام پذیر ہوا۔

درس
مذید

تین باتوں کی نصیحت



عَنْ عَقِبَةِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لِقَبِيْثَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِقَبِيْثَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِقَبِيْثَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانِكَ وَلِيَسْعُكَ بَيْتُكَ وَابْنِكَ عَلَى خَطِيْبِيْتِكَ))

(رواہ احمد و الترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت (مجھے بتا دیجئے کہ نجات حاصل کرنے کا گھر کیا ہے؟) اور نجات حاصل کرنے کے لئے مجھے کیا کام کرنے چاہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "اپنی زبان پر قابو کرو (وہ بے جان چلے) اور چاہئے کہ تمہارے گھر میں تھماں نے لے گئی کش ہو اور اپنے گناہوں پر اللہ کے حضور میں رویا کرو۔"

تفسیر: رسول اللہ علیہ السلام نے عقبہ بن عامر کے سوال پر نجات حاصل کرنے کا گھر بتایا اور تین باتوں کی نصیحت کی اول زبان پر قابو کرو۔ زبان کا غیر محتاط استعمال انسان کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے جبکہ حسن کام کی تاثیر سے دہمن کو دوست بنایا جائے۔ جس نے اپنی جاگہ کیا ہے۔ جس نے رہ کر گھر کے کام کا ج کرے یا عبادات کرے۔ سوم یہ کہ بنہ فارغ وقت ادھرا ہر گھومنے کی بجائے اپنے گزارے تاکہ اپنے بیوی بچوں میں رہ کر گھر کے کام کا ج کرے یا عبادات کرے۔ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ سے عاجزی انکساری کے ساتھ روکا رہے گناہوں کی بخشش مانگے۔ جس کی خطائیں بخش دی گئیں وہ کامیاب ہوا۔ یہ کام نجات دلانے والے ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توی قصہ مختصر

نوٹ: یہ اداریہ قبل از یہ 2007ء، میں ماہ ربیع الاول میں شائع ہو چکا ہے۔ اداریہ نویں کافی غور و خوس کرنے کے باوجود سولہ سال پہلے اپنے لکھے ہوئے اس اداریہ میں کسی فلم کا حک و اضافہ نہ کر سکا لہذا اسی تحریر کو من و عن قد مکر کے طور پر شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ رب العزت کی تخلیق کا ذرہ اسی اسماں کون ہے؟ حسن خلق کی انتبا کون ہے؟ بندگی کی معراج کون ہے؟ کائنات میں بے مش کون ہے؟ حکمت اور دانائی کے بلند ترین مقام پر کون فائز ہے؟ کس کی رسائی وہاں تک ہوئی جہاں پر فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں؟ آدم و حوا کی اولاد میں سے وہ واحد ہستی کون ہے جس کا انہنا میٹھنا، چنان پھرنا، کھانا پینا، سونا جا گنا، دیکھنا سنتنا، رہنا سہنا اور پہنچنا اس امارت خ نے مقدس امامت کے طور پر محفوظ کر لیا؟ وہ کون ہے جس کی تجارت دیانت کا سمبل تھی؟ وہ کون ہے جس کی امانت داری کی قسم اُس کی جان کے دمہن بھی کھاتے تھے؟ غریب کی پشت پناہی، شیقی کی سر پرستی، پیجوں سے شفقت، بڑوں کی عزت و احترام، بیمار کی تیارداری میں کون انسانوں میں سرفہرست ہے؟ عورتوں کے حقوق اور غلاموں سے اچھے سلوک کا دنیا میں مبلغ اعظم کون ہے؟ عبد نبھانا، وعدہ وفا کرنا دیتا کو کس نے سکھایا؟ وہ کون ہے جس کی زبان پر صرف حق جاری ہوتا، جس سے صرف عدل کا صدور ہوتا ہے؟ ایک مسلمان کے لیے اس پرچہ نعمالت کا جواب دینا دیتا کا آسان ترین کام ہے جس کے لیے ایک لمحہ سوچ بچار کی ضرورت نہیں۔ یقیناً یہ وہی ہستی ہے جس پر کائنات کے خالق و مالک نے خود رو بھیجا، لیکن مقام افسوس ہے کہ محبت کے تقریری اور تحریری دعووں کے باوجود اس مقدس ہستی کے فرمودات پر عمل اور اُس کی سنت کی پیروی مسلمان کے لیے مشکل ترین کام بن گیا ہے۔ کمال مہربانی سے ماہ ربیع الاول حضور ﷺ کو الات کر دیا گیا ہے جب بھی نعمت ہوگی، آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا چرچا ہو گا لیکن فرداور معاشرہ کی سطح پر کوئی علمی تبدیلی روشنائیں ہوگی۔

12 ربیع الاول پہلے بارہ وفات کھلائی تھی پھر عیید میلاد النبی بن گنی۔ لیکن ہم اس بحث میں نہیں الجھتے

کہ آپ ﷺ سراکر کی حقیقی تاریخ پیدائش یہی ہے یا نہیں، مورخین کی اکثریت ربیع الاول کی مختلف تاریخیں بتاتی ہے۔ بعض محققین ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ سید عبد القادر جیلانی آپ کی پیدائش 10 محرم بتاتے ہیں۔ ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ روز قیامت مسلمان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ بتاؤ ہم نے کس ماہ اور کس دن اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجا تھا اور تم نے اس روز جشن منیا تھا یا نہیں۔ آپ ﷺ پر درود بھیجا کہ یہ سنت اللہ ہے اور آپ ﷺ کے اوصاف اور حسن کا ذکر کرنا یقیناً کارثو اب ہے لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے سے گریز کرنا اور سنت نبوی ﷺ کو اپنانے سے فرار اختیار کرنا کھلی منافقت ہے اور اللہ رب العزت کو منافقت سے شدید نفرت ہے۔ اسی لیے اس نے جہنم کی وادی کو منافق کا سخکانا بنایا ہے۔ ہم غور کرنے کی تکلیف گوارا

ہدایت حلال و حرام

تاخذل حرام کی بہادریاں ہو پھر استوار
لگنیں سے ڈھونڈ کر اسلامی کتاب جگہ

تظام اسلامی کا ترجیحان نظم حلال و حرام کا نقیب

بانی: اقتدار احمد روح

3 تا 9 ربیع الاول 1445ھ جلد 32
19 تا 25 ستمبر 2023ء شمارہ 36

مدیر مستول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معافون فرید اللہ مرتو

نگران طباعت: شیخ حسین الدین

پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: بشیر احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریلس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی وظہر حکیم اسلامی

"دارالاسلام" میانہ رو ڈیجیٹل ہارڈ کارڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36۔ کنے اڈل ٹاؤن لاہور 54700

فون: 35869501-03 تکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زد تعاون

اندرونی ملک 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انگلستان، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ: منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون اگر حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر تفقیہ ہونا ضروری نہیں

امیرتیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(۳۱ اگست تا ۴ ستمبر 2023ء)

بصرات (۳۱-اگست) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اس کے بعد

شعبہ نظمت سے مینگ کی شام کو "امیر سے ملاقات" کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔

بعد (یکم ستمبر) کو مرکز میں خصوصی مشاورتی اجتماع میں شرکت کی۔ قرآن اکیڈمی

لاہور میں اجتماع جوہر سے خطاب کیا۔ بعد ازاں حلقت پنجاب جنوبی کے مالا دادوہ کے لیے

ناظم اعلیٰ کے رہراہ ملان رواگی ہوئی۔ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی ملان پنچھے۔ امیر حلقت

نے امیر محترم کا استقبال کیا۔ نائب ناظم اعلیٰ محمد ناصر بھٹی پہلے ہی قرآن اکیڈمی پنج پچھے

تھے۔ امیر حلقت کی ربانش گاہ پر عشاکیہ کے بعد رات ۹ بجے قرآن اکیڈمی پانچھی ہوئی۔

ہفت (۰۲- ستمبر) بعد نماز جمعرت ۰۸ بجے مقامی تنظیم ملان شامی کے بزرگ رفیق

شیخ حفیظ الرحمن کے گھر ملاقات و ناشست کے لیے گئے۔ سبقہ امیر حلقت اکٹھ محدث ربان خاکوافی

بھی موجود تھے۔ یہاں سے فراغت کے بعد ۰۹:۳۰ بجے دن قرآن اکیڈمی میں ۱۸

علماء کرام سے ملاقات میں باہمی تعارف کے بعد بقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام، "بہم" کے

حوالے سے مختصر گفتگو رہی اور سوالات کے جوابات دیے۔ یہ پروگرام نماز ہبہ تک جاری

رہا۔ بعد نماز عصر مقامی تنظیم ملان شہر کے نئے امیر محمد رمضان قادری سے قرآن اکیڈمی

میں ہی ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب آئندہ میں مارکی، طارق روڈ پر "پاکستان کے مسائل اور

ان کا حل" کے موضوع پر اجتماع عام سے خطاب کیا۔ اس میں تقریباً ۱۰۰۰ افراد نے شرکت

کی۔ بعد نماز عشا، حلقت کے ناظم تربیت عثمان صابر کی دعوت پر عشاکیہ میں شرکت کی۔

توار (۰۳- ستمبر) ۰۸:۰۸ بجے حلقت کے اجتماع میں شرکت کی۔ حلقت کے

جاگرہ کے بعد نئے شامل ہونے والے رفقاء سے تعارف حاصل کیا۔ پھر تقریباً ۰۲۰ گھنٹے پر

میتھ سوال و جواب کی نشت جاری رہی۔ بعد ازاں اس مبتدی و متعمد رفقاء کی بیعت کا انتظام

کیا گی۔ اجتماع میں شریک رفقاء کی تعداد ۳۵۰ کے قریب تھی۔ بعد نماز ظہر اجتماعی

ظہرانے میں شرکت کی۔ ۰۲:۰۰ بجے حلقت کی شوری سے ملاقات میں کے موقع پر

معاونین حلقہ اور مقامی تائیکم کے معاونین و فعالہ کا تعارف کروایا گیا۔ اس کے بعد سوال

و جواب کی نشت ہوئی، جو ۰۴ بجے تک جاری رہی۔

۰۴ سے ۰۵ بجے تک مقامی تنظیم نیو ملان کے نئے امیر محمد مشائق خان صاحب

تے تفصیلی ملاقات کی۔ بعد نماز عصر مقامی امیر ملان غربی، راءہ سلمان خوش صاحب سے

بھی ایک گھنٹہ ملاقات رہی۔ پورے پروگرام کے دوران امیر محترم کے ساتھ ناظم اعلیٰ،

نائب ناظم اعلیٰ اور مقامی امیر شریک رہے۔ رات ملان سے کراچی واپسی ہوئی۔

بیرون (۰۳- ستمبر) سینئر فیض نظم، حلقت کراچی شامی، ذا اکٹھ محفوظ عالم کے والد کی تعریت

کے لئے ان کے گھر جانا ہوا۔ اجنب خدام القرآن سندھ، کراچی کے ہیئت آفس میں بانی محترم

کے عقیدت مند ذا اکٹھ می خپنی (پی ایچ ڈی، ایر و ناکس) سے ملاقات کی اور دعوت و خدمت

دین کے قلعن سے مشورے دیے۔ شام کو مخفی سفیان بلند صاحب سے مقامی امیر شاہد خان،

حلقت کراچی و سطحی کے ہمراہ ملاقات کی اور کچھ مسعود پر نظری موقوف پیش کیا۔

منگل (۰۴- ستمبر) ذا اکٹھ جیب الرحمن اور ذا اکٹھ مفتی عمران سے ملاقات رہی۔

یحضرات ایک بہت قیمتی اور تحقیقی انسانیکو پیدا پر کام کر رہے ہیں جو مختلف زبانوں میں

انٹرنیٹ پر پیش کیا جا رہے۔ انہیں بانی محترم کی کتب بھی پیش کی گئیں۔

دوران عرصہ نائب امیر سے مستقل آن لائن رابطہ رہا۔

کریں تو بڑی آسانی سے اس نیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ امت مسلمہ آج ذات و رسوائی سے کیوں دو چار ہے؟ ڈیمن کا خوف ہمارے اذہان و قلوب پر کیوں مسلط ہے؟ نکست اور ہریت ہمارا مقدر کیوں ٹھہر گیا ہے؟ اس لیے کہ محسن انسانیت سے ہماری محبت، اطاعت کی آمیزش نہیں رکھتی۔ بنی اکرم سلیمانیہؑ کا مقصد بعثت اللہ کی کبریائی کو دنیا میں کارفرما کرنا اور اس نظام عدل و قسط کو قائم کرنا تھا جس کے بنیادی قواعد اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب میں نازل کر دیے تھے۔ پھر یہ کہ امت مسلمہ کو امت وسط قرار دیا تھا اور امر بالمعروف اور نبی عن الملنکر کو اس کا بنیادی فریضہ بنایا گیا تھا۔ لیکن یہ قوم دوسروں کو معروف کا حکم کیا دیتی اور ملنکر کے راستے کا پتھر کیا بنتی، اس کا اپنا حال یہ ہے کہ تاؤن اسلامی ممالک میں سے ایک ملک بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست کہا جاسکے، جہاں ہر کام سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہو کہ اللہ کا حکم کیا ہے، پیارے بنی سلیمانیہؑ کی سنت کیا ہے۔

آخرت میں سرخو ہونے کے لیے اور دنیا میں عزت و دقار کا مقام حاصل کرنے کے لیے ہمیں سیرت نبوی سلیمانیہؑ سے روشنی حاصل کرنی ہوگی اور صحابہؓ کے کردار کا جائزہ لینا ہو گا۔ صحابہ کرام ﷺ حضور ﷺ کے یوم پیدائش پر جشن تو نہیں منات تھے لیکن جہاں آپ سلیمانیہؑ کا پسینہ گرتا تھا وہاں ان کا خون گرتا تھا۔ آپ سلیمانیہؑ کے اشارہ ابرو پر جان کی بازی لگانے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ مکہ کی بے آب و گیاہ زمین کے یہ لکمین قیصر و کسری پر حاوی ہو گئے۔ ایک ہاتھ میں قرآن ان اور دوسرے ہاتھ میں تکوار پکڑ کر جو روہنہ دو روندے چلے گئے۔ صحرانہ جنگل نہ پہاڑ کوئی ان کے راستے میں حائل نہ ہو سکا، حالانکہ ہماری طرح ان کے بھی دو ہاتھ دو پاؤں تھے، لیکن ان کے قلوب قرآن کی دولت سے مزین تھے۔ ان کے سامنے بنی سلیمانیہؑ کی سیرت تھی اور سنت رسول ﷺ ان کا ہتھیار تھا۔ آج بھی ہمارے مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ ہم اپنے قول و فعل کا تضاد دو کریں۔ ہماری زبانیں اگر حضور ﷺ کی نعمت سے تر ہوں تو ہمارے افعال ارشاد نبوی سلیمانیہؑ کے مطابق ہوں۔ ہم سنت رسول ﷺ کو اپنا اور ہننا پھکھونا بنا لیں اور صرف ماہ ربیع الاول ہی نہیں ہر دن ہر شب کی نسبت حضور ﷺ سے جوڑ دیں، کسی صورت اللہ کے حکم کی خلاف درزی نہ ہو اور کبھی سنت رسول ﷺ کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ ہماری زندگیاں اس بات کی گواہ ہوں کہ بعد ازاں خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔



شیعہ ختم نبوت

تحفظ، مظاہر اور تقاضے



مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ح کے 8 ستمبر 2023ء کے خطاب جمع کی تخلیق

قرآن میں بتا رہا ہے کہ ان میں لوگوں نے اپنے مذاہات کے لیے تبدیلیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: «إِنَّمَا نَحْنُ نَحْفَظُهُنَّا نَحْفَظُ مَا نَرِدُّ وَإِنَّا لَنَحْفَظُنَّا هُنَّا نَحْفَظُهُنَّا إِنَّمَا نَحْفَظُ مَا يُرِيدُونَ» (البقرة: ۴) (الجرج) ”یقیناً ہم نے ہی یہ کرنا زال کیوں“

بے اور بلاشبہ ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“ آپ سلیمانیہم آخری نبی ہیں، آپ سلیمانیہم کے بعد کوئی نبی پھر نہیں آئے گا اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا تاکہ یہ قیامت تک محفوظ رہے اور جو لوگ بدایت کے طالب ہوں ان کو بدایت ملتی رہے۔ پچھلے انبیاء آتے تھے وہ اپنی قوم کو پکارتے تھے ان کی رسالت خاص علاقے خاص وقت خاص قوم کے لیے ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ وہ پکارتے تھے:

«يَقُولُونَ اتَّبَعُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ فِي إِلَيْهِ غَيْرُهُ أَفَلَا تَشْكُونَ» (الاعراف: ۱۵۸) (الاعراف) ”اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بنگی کرو تمہارا کوئی الائس کے سوانیں ہے تو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟“

لیکن اللہ کے رسول سلیمانیہم کی دعوت تمام انسانوں کے لیے ہوتی تھی۔ جیسا کہ فرمایا:

«يَا أَيُّهَا النَّاسُ اغْبُدُوا رَبَّكُمْ» (البقرة: ۲۱) ”اے لوگو! بنگی اختیار کرو اپنے اُس رب (مالک) کی۔“

ای طرح اللہ کے رسول سلیمانیہم سے کہلوایا گیا:

«قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْنِي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِمُجْمِعِكُمْ» (الاعراف: ۱۵۸) ”اے نبی سلیمانیہم! کہ دیکھیے اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف“

سوم مقامات واضح کے ہیں جہاں ختم نبوت کی طرف قرآن کریم میں اشارہ ملتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم سورۃ البقرہ کے شروع ہی میں پڑھتے ہیں:

«وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزَلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنزَلَ مِنْ قَبْلِكُمْ» (البقرة: ۴) ”اور جو ایمان رکھتے ہیں اُس پر بھی جو (اے نبی سلیمانیہم) آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور اُس پر بھی (ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا۔“

یعنی آپ سلیمانیہم پر جو نازل کیا گیا اور آپ سلیمانیہم سے پہلے انبیاء پر جو نازل کیا گیا اس پر ان کا ایمان ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ آپ سلیمانیہم کے بعد کبھی کچھ نازل ہوگا۔

مرتب: ابوابراهیم

الہذا یہ آیت صاف بتاری ہے کہ آپ سلیمانیہم کے بعد کوئی وہی نہیں آئے گی۔ اسی طرح سورۃ النساء میں فرمایا:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَيْنَا أُمُّوا بِالنُّورِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أُنزَلَ مِنْ قَبْلِهِ» (آل عمران: ۱۳۶) (آل عمران) ”اے ایمان والو! ایمان لا اولاد پر اُس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے نازل فرمائی اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل فرمائی۔“

ایسی تمام آیات میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آپ سلیمانیہم کے بعد بھی کچھ نازل ہوگا۔ یہ اس بات کا واضح اعلان تھا کہ آپ سلیمانیہم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ سلیمانیہم سے پہلے جو صاحف نازل ہوئے ان کے متعلق خود اللہ تعالیٰ ہی آیت نہیں ہے بلکہ علماء نے قرآن کریم کے کم سے کم

خطبہ مسنوں اور تلاوت آیات کے بعد 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک تاریخی فیصلہ میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ اسی مناسبت سے آج عقیدہ ختم نبوت کے مخالف ہم، اس کے مظاہر اور اس حوالے سے بحیثیت مسلمان ہماری جو ذمہ داریاں ہیں ان پر کلام کرنا مقصود ہے۔ قرآن کریم میں ختم نبوت کے تعلق سے معروف آیت سورۃ الاحزاب میں ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

『مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ قِنْ رَجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ طَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِمَا طَ』 (دیکھو! محمد (سلیمانیہم)) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبویوں پر ہم ہیں۔ اور یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“

رسول اللہ سلیمانیہم کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے عطا فرمائے مگر تمیوں کا انتقال چھوٹی عمر میں ہو گیا تھا۔ آپ سلیمانیہم کی چار بیٹیاں تھیں۔ ایک مذہ بولے میںے حضرت زید تھے، عرب مذہ بولے میںے کوئی حقیقی میانا سمجھتے تھے لیکن اس آیت کے ذریعے اس غلط تصویر کا رد کر دیا گیا اور واضح کر دیا گیا کہ آپ سلیمانیہم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ باپ نہیں ہیں اور آپ سلیمانیہم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپ سلیمانیہم اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

قرآن حکیم میں ختم نبوت کے تعلق سے صرف یہ ایک ہی آیت نہیں ہے بلکہ علماء نے قرآن کریم کے کم سے کم

چونکہ آپ سلسلہ نبیوں کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے آپ سلسلہ نبیوں کی رسالت تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں فرمایا گیا: (وَمَا أَرْسَلْنَاكُمْ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا) (۱۶) (ابن اسرائیل) "اور (اے نبی سلسلہ نبیوں!) نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا۔"

اسی طرح انجیل مقدس میں ایک جگ حضرت عیسیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"He will come and he will the mercy for all the worlds."

یعنی میں تو چلا جاؤں گا لیکن میرے بعد وہ (محمد رسول اللہ سلسلہ نبیوں) آئیں گے جو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہوں گے۔ آپ سلسلہ نبیوں کے لیے انجیل کے انگریزی ترجمہ میں رحمت بنا کر۔"

قرآن کریم میں ایسے کم و بیش سو کے قریب مقابلات ہیں جہاں رسول اللہ سلسلہ نبیوں کی ختم نبوت کی طرف واضح اشارہ ہے۔ اس کے بعد احادیث مبارکہ میں بھی تفصیل موجود ہے۔ جیسا کہ اس صحیح حدیث میں واضح ارشاد ہے:

((أَخَاهُنَّمِنَ النَّبِيِّينَ لَانِي بَعْدِي)) "میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

اسی طرح جب الوداع کے موقع پر رسول اللہ سلسلہ نبیوں نے فرمایا: "تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی امت نہیں اور میں آخری رسول ہوں میرے بعد کوئی رسول نہیں ہے۔"

اسی طرح رسول اللہ سلسلہ نبیوں نے فرمایا: "اگر بالفرض اج موسیٰ علیہ السلام بھی آجائیں تو مجھے مانے بغیر ان کو بھی کوئی چارہ کا نہیں ہوگا۔"

1974ء میں جب آجیلی میں قتنہ قادیانیت کے روکے لیے قانون سازی کا مرحلہ آیا تھا تو ہر طرح کی بحث ہوئی تھی۔ ایک نکتہ یہ تھی اٹھایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشگوئی موجود ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام گے، احادیث موجود ہیں تو پھر آخری نبی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد نہیں آئے گا۔ حضرت آپ سلسلہ نبیوں کی بعثت کے بعد نہیں آئے گا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے نہیں آئیں گے بلکہ آپ سلسلہ نبیوں کی شریعت کے پابند ہوں گے۔

ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر اہم ہے کہ صحابہ کرام علیہم شہادتیں پیش کی ہیں۔ آپ سلسلہ نبیوں کی زندگی میں غلبہ دین کے لیے 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ آپ سلسلہ نبیوں کے بعد صرف جنگ یمان میں 1200 کے لگبھگ صحابہ کرام علیہم شہادتیں پیش کیں گے۔ یہ جنگ میلہ کذاب کے خلاف تھی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے بعد کی اسلامی تاریخ بھی گواہ ہے جب بھی کوئی جھوٹی نبوت کا دعویدار اخفاہ ہے اس کے خلاف مسلمانوں نے باقاعدہ اعلان جنگ کیا

بانی تیام اسلامی مختار مختار اسرار احمدؒ نے ختم نبوت پر عطا فرمائے۔

پریس ریلیز 15 ستمبر 2023ء

چین کا افغانستان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے میں پہل کرنا امت مسلمہ کے لیے شرمناک ہے

شجاع الدین شیخ

چین کا افغانستان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے میں پہل کرنا امت مسلمہ کے لیے شرمناک ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ 15 اگست 2021ء کو افغان طالبان نے 20 سال جہاد کے نتیجے میں امریکہ اور دیگر طاغوتی قوتوں کو عبرت ناک شکست دے کر اپنے ملک سے نکال باہر کیا اور امارت اسلامی افغانستان کو از رونق اعمیم کیا۔ ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ پاکستان اور دیگر مسلم ممالک افغان طالبان کی جانب و قاتلوںی حکومت کو قوری طور پر تسلیم کرے، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ عالمی طاغوتی قوتوں کا دباہ قبول کرتے ہوئے مسلم ممالک نے سفید سارماڑج کے خلاف کامیابی حاصل کرنے والی افغان طالبان کی حکومت کو نہ صرف یہ کسلی تسلیم نہ کیا بلکہ بعض ممالک نے اُن کے استحکام کے راستے میں روڑے بھی آنکا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے خطط کی بدلتی ہوئی صورت حال سے واضح ہو چکا ہے کہ امریکہ اور بھارت چین کے حاضرے اور مقاطع کی پالیسی پر تیزی سے عمل پیڑا ہیں۔ گزشت چند برسوں کے دوران چین نے پاکستان سے معافی اور دفاعی تعلقات بڑھانے کے لیے اقدامات کیے اور ہم نے بھی چین کو اسراری بھیجک اتحادی قرار دیا۔ لیکن پاکستان کے بدستور امریکہ کے گھرے کی مچھلی بننے کی خواہیں کی وجہ سے اب چین دیگر آپنے پر غور کر رہا ہے جن میں افغانستان سے تعلقات کی بحالی اور مضبوط سرگزشت ہے۔ جس کا آغاز افغانستان میں اپنے سفیر کی تعیناتی سے کیا ہے۔ گویا چین نے افغانستان کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ دوسری طرف امریکی سفیر کے دورہ گو اور کے باعث چین کی تشویش اور بے چینی مزید بر سر ہے جو کہ کسی صورت میں بھی ملکی مفاد میں نہیں۔ پھر یہ کہ مگر ان وزیر اعظم کا ایک وی امروز یہ میں افغان طالبان کی افغانستان میں حکومت کو ناتا جائز قرار دینا انتہائی شرمناک ہے۔ انہوں نے گزشت چند ماہ کے دوران پاک افغان بادر پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کو انتہائی تشویش ناک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور افغانستان کی حکومتیں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور مل بیٹھ کر تمام مسائل کو حل کریں تاکہ پاکستان اور افغانستان کے مابین دوریاں پیدا کر کے دونوں ممالک کو تنصیhan پہنچانے کے منصوبے کو خاک میں ملا جائے۔ (جاری کردہ: سرکزی شبکہ نشر و اشتافت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اس انقلاب کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعے لوگوں کی تربیت کی تھی۔ دین کا یہ غلبہ اور بالغ قیام ختم نبوت کا ایک تکمیلی مظہر تھا اور یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک امتیازی شان یہ بھی ہے کہ آپ کی رسالت universal ہے، تمام انسانیت کے لیے ہے۔ حدیث موجود ہے کہ پوری دنیا پر اسلام نافذ ہوگا، دنیا کا کوئی گھر ایسا نہیں پہنچے گا جس میں اسلام داخل ہو گا۔ چاہے وہ کسی ایتوں کا بنا ہو یا کچھ گارے کا بنا ہو، اسلام اس میں داخل ہو کرے گا۔ یا تو گھروالے کو عزت ملے گی کہ وہ اسلام قبول کرے گا اور اسے مسلمانوں کے برادر حقوق میں گے یا پھر اسے ذات ملے گی کہ ذہن بن کر رہے گا اور اسلام کی بالادتی کو قبول کرنا پڑے گا۔ قیامت سے پہلے یہ ہوتا ہے۔ اس کا آغاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی میں ہو گیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت روم کے خلاف لشکر بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے بڑھایا اور سلطنت روم اور فارس کو فتح کر کے اسلام کا جنہد البر ہی۔ اب یہ ذمہ داری امت مسلم کے کندھوں پر ہے۔ محترم ذاکر اسرار احمد فرماتے تھے کہ ختم نبوت کے عقیدے کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ هر مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مشن کو لے کر جلدی اور دنیا میں اسلام کے غلبے کی جدوجہد کرے۔ بے شک ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ، مردم لوگوں کے خلاف کارروائی، جھوٹے مدعاں نبوت کا لائق قرع، گستاخان رسول کے خلاف اقدام، یہ سب بھی ختم نبوت کے عقیدے کے طبق ہے۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نور توحید کا انتام ابھی باقی ہے
ہم نے 76 برس پہلے یہ ملکت حاصل کی تھی تو اس لیے کہ دین کا ایک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ تحفظ ختم نبوت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم یہاں اللہ کا دین قائم نافذ کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!



اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرمانیں کے بعد جو شخص ختم نبوت پر تعمین نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

**وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ إِمَّا يَأْنِي وَإِلَيْهِ يُوَمِّرُ
الْآخِرُ وَمَا هُنَّ يَمْؤُودُونَ** (ابقرہ) (۸)

”او لوگوں میں سے کچھا یہ بھی ہیں جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر بھی اور یہم آخرت پر بھی مگر وہ حقیقت میں مومن نہیں ہیں۔“

پس منظر میں یہود کا تذکرہ ہے جو اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرتے تھے، آخرت کو ماننے کا دعویٰ کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انشا رسول نہیں مانتے تھے۔ ان کے بارے میں اللہ کہتا ہے کہ ان کا ایمان اللہ کو بقول نہیں ہے۔ یعنی وجہ ہے علمائے امت نے ایمان کی تکمیلی جہت بیان کی ہے کہ ہر وہ خبر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس کی تصدیق کرنا ایمان ہے۔ اللہ کے پیغمبر نبی پر آکر ختم نبوت ختم نہیں ہو گئی بلکہ اس کی تکمیلی شان بھی سامنے آئی، انبیاء پہلے بھی آئے مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء کی حیثیت میں آئے، دین، کتاب اللہ تعالیٰ پہلے بھی نازل فرماتا رہا مگر امتیازی شان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ إِلَيْهِنَّا وَدِينَنَا لِيُظَهِّرَ عَلَى الْكُفَّارِ كُلِّهِ (الفہرست: 9) ”وہی ہے (اللہ) جس نے یہیجا پہنچے رسول کو لمبdi اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اس کو پورے نظام زندگی پر“ 23 برس کی جدوجہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا خون اطہر طائف کی گیوں میں، احمد کے میدان میں بہا، اپنے پیارے صحابہ کی لا اشیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکھیں، ان کی جانوں کے نذر اپنے پیش کیے تب اللہ کادین غالب ہوا۔ یہ ختم نبوت کا تکمیلی مظہر اور اعلان ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باخوبیں اللہ کا دین بافضل غالب ہو گیا۔ سورہ نبی اسرائیل میں فرمایا:

**وَقُلْ جَاءَ الْحُقْقُ وَزَهْقَ الْبَاطِلِ طِينُ الْبَاطِلِ
كَانَ رَهْوًّا** (۶) ”اور آپ کہہ دیجیے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل ہے یہ بھاگ جانے والا۔“ سورۃ التحریر میں ہے: ”وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَنْدَكُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا“ (۷) ”اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو داخل ہوتے ہوئے اللہ کے دین میں فوج دروج“ یہ دین کا تکمیلی مظہر ہے۔ تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت اور رہنمائی میں وہما ہوا۔

پر کچھ عقلی توجیہات بھی پیش کی ہیں۔ وہ فرماتے تھے کہ قدیم زمانوں میں دنیا کا رابط ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک مشکل تھا۔ اس وجہ سے کسی ایک علاقے میں کوئی ایک نبی بھیجا گیا تو اس کے ساتھ کسی دوسرے علاقے میں بھی بھیجا گیا جیسا کہ حضرت ابراہیم عليه السلام ایک علاقے میں تھے اور حضرت ابو طعل علیہ السلام دوسرے علاقے میں تھے۔ اسی طرح ہی اسرائیل میں ایک وقت میں کسی نبی ہوئے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک دنیا کے مختلف علاقوں کا رابط ایک دوسرے کے ساتھ ہو پکا تھا۔ مکہ کے قریب موجودہ کا ساحل تھا، باہم روم اور چین کے بھری جہاز لٹکرا نداز ہوتے تھے۔ یعنی مختلف ممالک کے درمیان تجارت اور آمد و رفت کا سلسہ شروع ہو پکا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کے طور پر کامل دین دے کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجۃ آن نازل ہوا اس کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوت کو بھیش کے لیے محفوظ کر دیا۔ لہذا اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر کے زمانے کی تہذیب کچھ اور تھی، کافی کے زمانے کی تہذیب کچھ اور تھی، لوہے کے زمانے کی تہذیب کچھ اور تھی۔ اسی طرح وقت کے ساتھ ساتھ انسان کی ضروریات اور مسائل بدلتے گئے۔ حالات کی تہذیب سے نی ہدایات کی ضرورت تھی، چنانچہ اللہ نے بردار میں انبیاء کو بھیجا جنہوں اس دور کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کو اللہ کی طرف سے ہدایات پہنچا گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک ریاستی نظام وجود میں آپ کا تھا۔ لہذا اس سلسلہ پر آکر اللہ تعالیٰ نے دین کو کمل فرمادیا۔ فرمایا:

«الْيَوْمَ أَكْلَمْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ» (المائدہ: 3) ”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر یہ آیت نازل نہیں ہوئی، صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ختم نبوت کی بڑی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تمام انسانیت کے لیے قرار دیا۔ لہذا اب کسی نئے نبی کی ضرورت پیش نہیں آئتی۔

بانی تنظیم اسلامی محترم ذاکر اسرار احمدؒ کی کتاب ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقعد بعثت“ میں ان عقلی دلائل کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور قرآن و احادیث سے بھی حوالے دیے گئے ہیں۔

اُنٹرائیٹ کے میان میں جی اکرم علیہ السلام
کی امتیازی اور تکمیلی شان کا اصل مظہر

عدل و اعتدال

ڈاکٹر اسرار احمد مجیدی

یہ مقالہ حکومت پاکستان کی وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام منعقدہ
مشیت سیرت کافنزس (ریج الاؤ 1402ھ / 1982ء) میں پڑھا گیا

یہ بات تواظبہ من الاشیاء ہے کہ جی اکرم علیہ السلام
صرف ایک نبی ہی نہیں خاتم النبیین ہیں اور آپ پر بیوی
ختمتی نہیں مکمل بھی ہوئی ہے اور آپ علیہ السلام صرف
یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ
آپ علیہ السلام سے پہلے کے جلیل القرآن نے اور اولاً العزم
رسل ﷺ، اخلاقِ حسن کی جن بلندیوں اور رفعتوں پر نظر
آتے ہیں ان میں آنحضرت علیہ السلام کی بعثت سے کون سا
مکملی یا تکمیلی اضافہ ہوا ہے؟ کیا یہ واقعہ نہیں کہ
دعوت و تخلیق کے ضمن میں لوگوں کی جانب سے ایذا و مخالفت
پر صبر میں حضرت نوح عليه السلام تین مقام پر ہیں جنہوں
نے سازھے نوس برس تک صبر و مصابر پر مداومت کی۔
ای طرح جان و مال کے ضمن میں اللہ سبحان و تعالیٰ کی
جانب سے ابتلاء و آزمائش پر صبر کی چونی پر فائز ہیں
حضرت ایوب عليه السلام کا صبر ضرب الاش ہے۔ حسن خلق
اور تواضع میں بلند ترین مقام پر ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مقام شکر پر تمام و کمال متعکن نظر
آتے ہیں حضرت داؤد و سلیمان عليهما السلام۔ مخاطب و مکالمہ الائی
”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کا بھی ایک
کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا بھی ایک اتمام کر دیا اور تمہارے
لیے (ابد الاباد تک کے لیے) اسلام کو بطور دین
پسند کر لیا۔“

اور سورۃ التوبۃ کی آیات 33، 34 اور سورۃ
الصف کی آیات 8، 9 میں بھی ”اَظْهَارُ دِينِ الْحَقِّ عَلَى
الَّذِينَ كُلُّهُمْ“ کے ضمن میں موصلاً ذکر فرمایا گیا اتمام نور
کا۔ سورۃ التوبۃ میں ”وَيَأْتِيَ اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتَبَّعَ
نُورُهُ“ کے الفاظ میں اور سورۃ الصف میں ”وَاللَّهُ مُفْتَحٌ
النُّورُ“ کے الفاظ میں۔ دونوں مقامات پر ”وَلَنُكَرِّهَ
الْكُفَّارُونَ○“ کے تہذیب امیر الفاظ کے اضافے
کے ساتھ!

اور یہی شان ظاہر ہوتی ہے آنحضرت علیہ السلام کے ان
اولی مبارکہ میں کہ : (إِنَّمَا بُعْثُتُ لِأَنَّمَا مَكَارِمُ
الْأَخْلَاقِ) اور (إِنَّمَا بُعْثُتُ لِأَنَّمَا حُسْنُ

آپ سلسلہ نبیوں کی لائی ہوئی تعلیمات کا نقطہ ماسکہ اور
آپ سلسلہ نبیوں کے قائم کردہ نظام اجتماعی کی امتیازی شان
ہے: عدل و اعتدال!!

الله تعالیٰ کے نتاوے اسے جتنی تفصیل پر مشتمل جو

حدیث امام ترمذی اور امام تیمیق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ایک نام نامی
اور اسم گرامی ”العدل“ بھی ہے یعنی سراپا عدل و جسم
الاصف۔ قرآن حکیم میں اگرچہ اللہ سبحان و تعالیٰ کا یہ نام
وارثیں ہوا تاہم متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی اس شان کا

ذکر موجود ہے، مثلاً:

(۱) ”وَاللَّهُ يَعْلَمُ بِالْحَقِيقَةِ طَ“ (المؤمن: ۲۰)

”الله تعالیٰ فیصل صادر فرماتا ہے بالکل حق کے ساتھ۔“

(۲) ”تَيْمَرَ رَبُّكَ (بِرٌّ) بَاتْ صَدْقَ وَعْدَلَ كَ (جملہ
معیارات کے) مطابق پوری ہو چکی ہے۔“ (الاغام: ۱۱۵)

(۳) ”خُودُ اللَّهِ بھی گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں
ہے اور فرشتے اور تمام اہل علم بھی گواہ ہیں، وہی عدل و

الاصف کو کر کھڑا ہے!“ (آل عمران: ۱۸)

صوفیائے کرام کے حلقوں میں ایک حدیث نبوی
”تَخْلُقُوا بِالْأَخْلَاقِ إِنَّمَا“ کثرت سے بیان ہوتی ہے

اور اگرچہ بعض محدثین کرام کو اس کی سند پر کلام ہے تاہم
اس کا مضمون بھی قرآن مجید کے متعدد مقامات سے ثابت

ہے، مثلاً سورۃ النکاح میں ارشاد ہوتا ہے:

”اگر تم معاف کر دیا اور درگزور سے کام لیا کرو اور
لوگوں کی خطاؤں کو بخش دیا کرو تو اللہ بھی غفور اور رحیم
ہے۔“ (آیت: ۱۴)

ظاہر ہے کہ یہ الفاظ مبارکہ لوگوں کو ترغیب دے رہے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ کی شان غفوری اور رحیمی کا ایک عکس اپنے اندر

بھی پیدا کرو۔ اب اگر یہ بات اصولاً درست ہے تو اس

میں کسی شک و شبہ کی نگرانی نہیں رہی کہ جلد صفات و

ہدوں باری تعالیٰ کا کامل اور جامع ترین عکس ہے

ذاتِ محمدی و نبیویت اور چونکہ صفات باری تعالیٰ میں

بعض ظاہر ایک دوسرے سے متفاہ بھی ہیں جیسے یہ کہ وہ

”الْمُعْزَزُ“ بھی ہے اور ”الْمُنْذَلُ“ بھی ”الرَّافِع“

بھی ہے اور ”الْخَافِضُ“ بھی ”الْقَابِضُ“ بھی ہے

اور ”الْبَاسِطُ“ بھی اسی طرح ”الظَّاهِرُ“ بھی

ہے اور ”الْبَاطِنُ“ بھی اور ”الْغَفُورُ“ بھی ہے اور

پاکستان کے حالات نے تھا کہ کوئی بھی کتاب اخراجی مل دی ہے جس کی شایدی نہ آئی تو اس کی تحریک کی روشنی میں لیے افراد تھے جو اس پاٹل قلم کی مدد سے اگر اس کی جگہ اسلامی اصولوں کے مطابق خلاف قلم کریں۔ ایوب بیگ مرزا

اگر افغان طالبان بھی امریکی دباؤ قبول کر لیتے اور اشرافیہ کو حکومت میں شامل کرتے تو آج افغانستان کا حال بھی شاید ہم سے مختلف نہ ہوتا: رضاۓ الحق

پاکستان کی سیاسی و معاشی بحالی کا ذمہ دار کون؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

سوال: پاکستان میں آئندہ انتخابات چاہے اس سال عدالتی اور سیاست کے کوئی بھی شامل ہیں، موجودہ حالات تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔

سوال: پاکستان میں آئندہ انتخابات چاہے اس سال کے آخر میں ہو جائیں یا اتنے سال کے آغاز میں ہو جائیں، آپ کیا کہتے ہیں، ان انتخابات کے انعقاد سے پاکستان کے حالات میں کچھ بہتری کی توقع ہے؟

ایوب بیگ مرزا: دنیا میں جو حقیقتی جمہوری ممالک ہیں وہاں تو یہ سوال عجیب لگتا ہے کہ کیا انتخابات وقت پر ہوں گے۔ یعنی وہاں پر یہ تصور ہی نہیں ہے کہ انتخابات وقت پر نہیں ہوں گے۔ امریکہ میں ایکشن کاونٹ مقرر ہے، اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد انتقال اقتدار کا دن بھی مقرر ہے، انہوں نے اپنا ہر کام وقت پر کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی جمہوریت کا بنیادی تقاضا ہے۔ پاکستان کے آئین میں بھی انتخابات کا وقت مقرر ہے۔ اگر ایکسلی وقت سے قبل ٹوٹ جائے تو تین ماہ کے اندر ایکشن ہوں گے۔ اگر ایکسلی اپنی مدت پوری کر لے تو دو ماہ میں ایکشن ہوں گے۔ لیکن ہمارے ہاں آئین کی خلاف ورزی پہلے بھی ہوتی رہی ہے اور اب تو سرعام ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے جمہوری دور میں یہ مشکل ایکشن وقت پر ہوئے ہیں یا وقت سے قبل ہوئے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جمہوری حکومت نے انتخابات وقت پر نہ کر کر آئین کی خلاف ورزی کی ہو۔ ایسا بھی پہلے نہیں ہوا کہ ایکشن کے حوالے سے پہلے کوئی کوٹ کے فیصلے کو بھی روکر دیا گیا ہو۔ یہ تکلیف دفعہ ہوا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا انتخابات کے انعقاد سے پاکستان کے حالات میں بہتری آئے گی تو بہتری آئے نہ آئے لیکن آئین کی رشت قائم ہو جائے گی۔ دیکھیں! پاکستان ایک فیدریشن ہے جو پانچ صوبوں، وفاق، آزاد کشمیر اور فناپر مشتمل ہے۔ آئین بحال ہو گا، ایکشن ہوں گے تو یہ فیدریشن

نمایم قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ سنگی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ اور تمام امور کا انجام متواتر ہے اور مختلف قسم کے بحثیت مذکور میں ہے۔" (آیت: 41)

رضاء الحق: کچھ معيارات ایسے ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر کھا جاتا ہے کہ کوئی ریاست قائم ہونے کے بعد کامیابی کی طرف جا رہی ہے یا نہیں۔ سب سے اہم کی ریاست کا اپنے وجود کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ ہم بدستی سے آدمیاں 1971ء میں کھو چکے ہیں اور باقی ماندہ ملک کی سلامتی کو بھی خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ ایک طرف ہمارا ازلی دشمن بھارت ہے جو دناری کر رہا ہے، دوسری طرف دشمن گردی کا بھی خطرہ ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کوئی ریاست اپنے قیام کے بعد کس حد تک اپنا آئینی اور اخلاقی مجوز برقرار رکھنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ پاکستان کی تاریخ پر ایک طازہ نظر دو رہی جائے تو اخلاقی سطح پر بھی ہم پسپا ہی ہو رہے ہیں اور آئینی حوالے سے بھی ریاست اپنا اعتماد کھو رہی ہے۔ ہم اپنے آئینی تقاضوں اور اصولوں کو خود کی پاہی تسلی روندھتے رہے ہیں۔ اسی طرح ریاست اپنے اندر سیاسی، معاشری اور معاشرتی سطح پر عمل و انصاف قائم کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے لیکن اس دائرے میں بھی ہم عوام کا اعتماد کھو چکے ہیں، پھر یہ کہ ہمارے آئین میں طکرہ یا گیا تھا کہ حاکیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہو گی اور کوئی قانون سازی قرآن و سنت کے منافی نہیں ہو گی لیکن اس سطح پر بھی ہم نے آئین کی پاسداری نہیں کی۔ جہاں تک بھیتیت مسلمان قوم ہماری ذمہ دار یاں تھیں۔ لیکن بدستی سے ہوا یہ کہ کالوں دل در میں انگریز سماراج اور اس کی پالی ہوئی سیکولر اشرافیہ نے جو نظام ترتیب دیا تھا وہی آزادی معاشرے کا قیام ہماری ذمہ داری تھی۔ ہمارے معاملات پاہنچیں مشاورت سے مل ہوتے، جیسا کہ فرمایا گیا:

«وَأَمْرُهُمْ شُوُزِيٌّ بَنِيَنْهُمْ ص» (ashurri: 38) "اور ان کا کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔" اسی طرح سورہ الحج میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَهُوَ الَّذِي إِنْ شَاءَ مِنْ مُّؤْمِنِينَ عَطَاهُ مِنْهُ مَا يَرِيدُ" (10)

مرقب: محمد فتح چودھری

پریم کو رٹ میں گئے تو بہاں بیٹھے جس میرے نظریے ضرورت ایجاد کر کے پاکستان کی عدالیت کے پڑے پر وہ داغ لگایا جو بھی نہیں دھل سکے گا۔ بہاں سے ہماری عدالیت میں بگاڑ پیدا ہوا اور پھر یہ بگاڑ بھتھاتی چلا گیا۔ بہاں تک کہ اسی عدالیت نے مارش لاز کو بھی تحفظ فراہم کیا۔ بھی PCO کے تحت حلق اخلاقے۔ آج اعلیٰ رینگ میں پاکستانی عدالیت 140 نمبر پر ہے۔ عدالیت کا حال یہ ہے کہ جرزل ضیاء نے جب مارش لاء کیا تو اسکے دن اس حوالے سے پریم کو رٹ کا فیصلہ آنا تھا۔ رات کو ضیاء الحق اور چیف جسٹس انوار الحق ایک ہی بھول میں ذرا فاضل پر رکھا تھا جس کے تھے، جرزل ضیاء نے اپنے اپنی کو سمجھا کہ چیف جسٹس سے پوچھو کل آپ کیا فیصلہ کرنے والے ہیں؟ جواب مافیصلہ مارش لاء کے حق میں ہوگا۔ جرزل ضیاء نے اپنی سے کہا وہ تو مجھے پتا ہے مگر مجھے یہ پوچھ کر بتاؤ کہ کیا مجھے بحثیت چیف مارش ایڈمنیشنری آئین میں ترمیم کرنے کا حق دیں گے یا نہیں۔ اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ چیف جسٹس رات کو گھر جانے کی بجائے سید ہے آفس گئے، فائلیں نکالیں اور راتوں رات جرزل ضیاء الحق کو آئین میں ترمیم کا حق دینے کا فیصلہ تیار کر لیا۔ اندمازہ کریں ایک فرد واحد کو حق دے دیا کہ وہ آئین کو روندتے ہوئے کروزوں عالم پر جو مردی ہے قانون نافذ کرے۔ جرزل ضیاء نے تکمیل کیا آئین میں سول صفحات کا گذرا کر پڑھے ہے۔ البتہ پھر بھی جرزل ضیاء نے آئین کے ساتھ اس قدر کھلوا رہیں کیا جس طرح آج آئین واقعی کاغذ کا پورہ بن چکا ہے۔ عوام کا تصویر یہ ہے کہ اس نے بھی آئین کے تحفظ کے لیے احتیاج نہیں کیا بھی اس کے لیے مزکوں پر نہیں لٹکے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس نے چاہا آئین کو روندا۔ عدالیت نے اسی طرح مشرف کو آئین کے ساتھ کھلوا رکھا تھا دے دیا اور پس کروزو عالم کو بھیز کر لیا۔

سوال: سیاسی جماعتیں انہیں میں کے فرق کے ساتھ ساری ایک جسی ہیں۔ جس پارٹی کو حکومت میں لانا ہوتا ہے اس میں ایک مخصوص گروپ (ایک اسٹریک) کو شامل کر دیا جاتا ہے۔ وہ نئے دعویوں اور نعروں کے ساتھ حکومت میں آتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان اسی حالت کو پہنچا ہے۔ کیا ہماری سیاسی جماعتیں میں سے کوئی عوام کی نمائندگی جماعت ہوئے کا دعویٰ کر سکتی ہے؟

قضاء الحق: اپنی strength کے لحاظ سے اس وقت پاکستان میں وہی بڑی جماعتیں ہیں۔ پی ای آئی اور مسلم ایک۔ البتہ پہلی پارٹی سیست ان تو تین شمار کرتے ہیں۔ پی ای آئی کو حالی تور پھوڑ سے پہلے یہ برتری حاصل تھی کہ اس کا ووٹ بینک چاروں صوبوں میں موجود تھا، تین صوبوں اور

اویسین ترجیح دی جاتی رہی ہے۔ بہاں تک کہ خلیفہ وقت ناطبا کے لیے کھڑے ہوئے تو ان کو نوک دیا گیا کہ جو کپڑے آپ نے پہنے ہوئے ہیں ان کا حساب دیں کہ کہاں سے آئے۔ خلیفہ اس کا باقاعدہ جواب دیا۔ اسی طرح خلیفہ چارام کے غاف ایک غیر مسلم مقدمہ دائر کرتا ہے اور خلیفہ عدالت میں حاضر ہوتے ہیں اور فریق ثانی کے مساوی کھڑے ہو جاتے ہیں، بہاں تک کہ گواہی میسرنا نے کی وجہ سے فیصلہ ان کے خلاف آجاتا ہے اور وہ قبول کرتے ہیں۔ ایسی مثال تو کسی بھی دوسرے معاشرے میں نہیں ملتی۔ لیکن پاکستان میں عدالیت کے نظام پر بھی اشرافیہ کا نشوون ہے اور وہی اشرافیہ پورے نظام کو ریغول بنائے ہوئے ہے۔ ایسے نظام کو kleptocracy کہا جاتا ہے جس میں بظاہر عوام کو جمہوریت کے خواب ہوئے تا خدا غواست کوئی بڑا احادیش و فنا ہو سکتا ہے۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ کسی ملک کی قیمت و ترقی میں نظام عدل کا بہت اہم روپ ہوتا ہے۔ ہم اپنی عدالیت کا اگر بھی بھیصیں تو 52 ہزار کیسر صرف پریم کو رٹ میں زیر القواء ہیں۔ زیریں عدالتوں میں تو یہ تعداد لاکھوں میں ہوگی۔ اگر کسی دوسرے ملک میں اتنے کیسر pending ہوں تو وہاں عدالیت کی نیندیں حرماں ہو جائیں۔ بہاں عدالتوں میں گرمیوں کی چھٹیاں بھی چل رہی ہیں اور اگر کسی کو ہمانی بھی آجائے تو ساعات ملتوی ہو جاتی ہے۔ صرف مخصوص کیسر پر ساعت ہو رہی ہے باقی عوام کو انصاف کی فراہمی معمانی ہوئی ہے۔ آپ ہماری عدالیت کی پونص صدی کی تاریخ پر کیا کہیں گے؟

قضاء الحق: عدل اجتماعی کا انصاف توہر بریاست میں رہا ہے موجودہ دور کی نیشن شیپس میں institutionalized ہے۔ یوناینڈ نیشنز میں بھی ہے۔ دور خلافت میں تو باقاعدہ عدل اجتماعی کا نظام قائم تھا، بعد ازاں ملکوں کی تدبیج آنے تو پاکستان کے عوام میں شور آتا جا رہا ہے اور وہ اس اشرافیہ کو پہچان چکے ہیں۔ اسی طرح ہمارے عدالتی نظام پر سے بھی عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ یہی عدالتیں ہیں جنہوں نے مارش لاء کو بھی سپورٹ کیا ہے، نظریہ ضرورت کو ایجاد کیا ہے۔

سوال: کہا جاتا ہے کہ justice delayed is justice denied۔ پاکستان کی عدالیت کی 76 سالہ تاریخ آپ کے سامنے ہے، اس پر آپ کیا کہیں گے؟

ایوب بیگ مروا: پاکستان بننے کے فروغ بعدی ہماری میں لوگوں کو انصاف مل رہے ہیں، چیف جسٹس سے پوچھا تھا کہ کیا بر طاب نیے عدالیہ نے نظریہ ضرورت ایجاد کر لیا تھا جب خود ساختہ گورنر جرزل ملک غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کی قانونی حکومت کو قائم کیا تھا، ہائی کورٹ نے ناظم الدین کے حق میں فیصلہ دیا لیکن اس فیصلے کے خلاف جب خود ساختہ گورنر جرزل بھاں تک اسلام کی بات ہے تو خلافت راشدہ میں عدل کو

تحت اشرف غنی اور حامد کرزی جیسے لوگوں کو بار بار امریکہ لے آتا تھا۔ لیکن افغان طالبان نے ان سب کو کنال باہر کیا۔ ہمارے ہاں بھی جتنے مرضی ایکشن کروالیں وہی اشرا فی بار بار حکومت میں آئے گی جس نے ملک کا یہاں غرق کیا ہے۔ لہذا پہلے اشرا فی کے پیش کو ختم کرنا ہوگا۔ افغان طالبان کو بھی بھی کہا گیا تھا کہ آپ inclusive حکومت کے ہم اپنے بنیادی اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت کریں گے۔ اگر افغان طالبان بھی امریکی دباؤ قبول کر لیجے اور اشرا فی کو حکومت میں شامل کرتے تو آج افغانستان کا حال بھی شاید ہمارے حیسے ہوتا۔ لیکن انہوں نے اپنے زمینی حقائق اور قومی مفہود کو تجھ دی۔ اس کا تجھ یہ ہے کہ عوام بھی اب ان کے ساتھ ہے۔ وہاں کا موٹل میڈیا دلکھ رہا ہے کہ ان کا چیف جنسٹ زمین پر بیٹھ کر داں روٹی کھارہا ہے۔ اشرا فی اگر ہوتی تو اس کی معاملات اور دوں ہی اتنا زیادہ ہوتا کہ قومی خزانہ بوجھ انٹھانے سے قاصر ہوتا۔

پاکستان کو بھی انہی اصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

سوال: اپنے سیاسی، معاشری اور آئندگی معاملات میں پچھ بہتری لا کر پاکستان میں ایک سو فت انقلاب نہیں آ سکتا؟ آپ کیا سمجھتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان کے موجودہ حالات نے ظاہر کر دیا ہے کہ اب آخری حل وہی ہے جس کی نشاندہی بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر ابراہمؒ نے کی تھی کہ منیخ انقلاب نبوی مسیحیت کی روشنی میں ایک انقلاب برپا کیا جائے۔ آپ کو یاد ہوا ہرzel حیدر گل نے ڈاکٹر صاحبؒ سے ملاقات کر کے ایک سو فت انقلاب کا آئندہ یاد یافتہ۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے اس آئندہ یاد کو بھی کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ایسا کوئی سو فت انقلاب آجائے تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ میں صرف اسلامی نظام سے غرض ہے چاہے جو بھی لے آئے اور جس طرح بھی لے آئے۔ لیکن اب حالات نے پیش کر دیا ہے کہ اس طرح سے انقلاب نہیں آئے گا اور اگر کوئی انقلاب آ سکتا ہے تو وہ منیخ انقلاب نبوی مسیحیت کی روشنی میں ہی آ سکتا ہے کہ قرآنی تربیت کی روشنی میں ایسے افراد تیار ہوں جو وقت آئے پر اس باطل نظام اور اس کے ہرzel کو بڑے اس کھاڑ پھیلیں اور نئے سرے سے اسلامی اصولوں کے مطابق ایک نظام قائم کریں۔ یہ ایک تخت آپریشن ہے مگر اس کے بغیر چار اہمیں کوئکا اگر آپریشن نہ کیا گیا تو مریض کی جان بھی جاسکتی ہے۔

قارئین پر گرام ”زمان گواہ ہے“ کی ویب سائیٹ [tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

پرانی خرابیاں واپس آ جائیں گی۔

سوال: پاکستان میں جو سیاسی اور معاشری حالات پیدا ہو چکے ہیں ان حالات میں نوام کے پاس سوائے سرکوں پر نکلنے کے اور کوئی راست نہیں بچا۔ کیا پاکستان کو مستقبل میں اندروںی طحی پر بھی چیلنج بروڈ پیش ہوں گے؟

ایوب بیگ مرزا: تم سمجھتا ہوں کہ کسی ملک میں اگر سیاسی استحکام نہیں ہوگا تو معاشری استحکام بڑا مشکل ہو جائے گا۔ پاکستان میں اس وقت سیاسی عدم استحکام غیر قیمتی کی صورت حال پیدا کر رہا ہے، ایسی صورتحال میں معاشری استحکام نہیں آ سکتا۔ اکثر ماڑالاء کے دور میں کچھ معاشری استحکام نہیں کر کے ان کی وسری پارٹی میں شامل کر دیا جاتا ہے اور جرzel مشرف کے مارش لاز میں تھوڑے معاشری استحکام آیا لیکن یہ بھی عارضی ثابت ہوا۔ مارش لاز کا تنصان زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو آج سیاسی عدم استحکام نے یہ صورتحال پیدا کر دی ہے کہ کھلم کھلا کیا جا رہا ہے ہم پہلے IMF سے پوچھیں گے پھر فلاں فلاں کام کریں گے۔ IMF سے پوچھنا پڑے گا کہ بھل کے صارفین کو کچھ رعایت دیں یا نہ دیں۔ یہ صورتحال اندروںی سطح پر بھی پاکستان کو چیلنج بروڈ سے دوچار کر سکتے ہے۔

سوال: افغانستان طویل عمر صنگت جنگ میں طاقت کو پاسدار ہوئی ہے۔ اسی طرح جن کے ہاتھ میں طاقت ہے ان کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کو دوہماںی اکثریت نہیں۔ 1997ء میں جب نواز شریف کو تباہ حال ملک تھا مگر وہی بینک کی تazole ترین روپورٹ کے مطابق افغانستان کے معاشری حالات پاکستان سے اہلیں زیادہ بہتر ہو رہے ہیں۔ وہاں ایک ڈار 73 افغانی کا ہے اور پاکستان میں اس وقت 300 کا ہے۔ وہاں سیاسی استحکام بھی پارٹیاں اپنی پالیسیوں میں ایک تسلسل ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ سیاست کے میدان میں اسی طرز پر اپنی معیشت کو استحکام نہیں دے سکتا؟

رضاء الحق: یقیناً ہمارے لئے تو انتہائی خوشی کی بات ہے کہ ایک برادر اسلامی ملک کی معیشت دن بدن ترقی کرنے کا لگانگا ہے، مبتنی ہے جس کی وجہ سے عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے اور اس کا تجھ یہ نکال کر آخراں ملک میں انتشار اور فاسد پیدا ہو گا۔

ایوب بیگ مرزا: انتخابات کا جاری رہنا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ پہلے الیکٹ ایبلر کا سیاست اور حکومت میں بڑا رول ہوتا تھا اور وہ کسی بھی پارٹی کا پانسہ میں نہیں۔ اس پندرہ سال سے جو ایکینشون ہو پلٹ دیتے تھے لیکن پچھلے دس پندرہ سال سے جو ایکینشون ہو رہے ہیں ان کا تجھ یہ نکالے ہے کہ اب الیکٹ ایبلر کی زیادہ حیثیت نہیں رہی۔ اب عوام ایکٹ ایبلر کی بجائے عوادی نمائندوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کے پی کے کے بدیا تی وسائل موجود ہیں۔ حکومتی اور دیگر روپوں کے مطابق 70 کھرب ڈالر کے معدنی وسائل پاکستان میں موجود ہیں۔

سیاست میں کوئی روں نہیں رہے گا۔ لیکن اگر انتخابات کا سلسلہ روک دیا گیا جیسا کہ خبریں آ رہی ہیں تو پھر یہ سب

مرکز میں اس کی حکومت تھی۔ اس کے بعد مسلم لیگ ن کا نمبر آتا ہے، پنجاب میں اس کے وڈریز ہیں لیکن منہدہ میں اس کا کوئی نشان نہیں ہے۔ پہلے پارٹی منہدہ میں وڈریوں، جاگیر داروں اور لگدی اٹھنیوں کی وجہ سے زندہ ہے۔ اعل کا زیادہ تر وہ پیٹک خیر پختو خواہ میں تھا لیکن پچھلے ایکش میں اس کو بہت کم نہیں ملی ہیں۔ پاکستان کی انتخابی سیاسی میں چند چیزوں بہت اہم ہیں۔ سیاسی جماعتیں جمہوریت کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن خود ان کے اندروںی طحی پر بھر مارے جاتے ہیں۔ یا تو مورثیت کا غلبہ ہے یا پھر الیکٹ ایبلر کی بھر مارے۔ جب مخصوص تو تم چاہتی ہیں تو فارڈ بلک بنا کر کسی پارٹی کا تبلیغ کر کے ان کی وسری پارٹی میں شامل کر دیا جاتا ہے اور جرzel مشرف کے مارش لاز میں تھوڑے معاشری استحکام آیا لیکن یہ بھی عارضی ثابت ہوا۔ مارش لاز کا تنصان زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو آج سیاسی جماعت بھر پتھریتے اور پارٹی کے ساتھ شاہل ہوتی ہے۔ ہماری ایک نہیں پارٹیاں میں ان کو بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ہماری ایک نہیں کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی میں جمہوریت نہیں ہے اور نہ ہی حکومت میں آئے کے بعد وہ جمہوریت کی پاسدار ہوئی ہے۔ اسی طرح جن کے ہاتھ میں طاقت ہے ان کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کو دوہماںی اکثریت نہیں۔

سوال: افغانستان طویل عمر صنگت جنگ میں طاقت کو پاسدار ہوئی ہے۔ اسی طرح جن کے ہاتھ میں طاقت ہے ان کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی سیاسی پارٹی کو دوہماںی اکثریت نہیں۔

ایوب بیگ مرزا: 1997ء میں جب نواز شریف کو کنٹرولر ایکٹ پارٹی کی تاختہ تو ان کا تختہ ترین روپورٹ کے دھرے کے ساتھ فیصلے نہ کر سکے۔ ان حالات میں سیاسی پارٹیاں اپنی پالیسیوں میں تسلسل بھی نہیں رکھ پا تیں۔ سیاست کے میدان میں اسی تسلسل کی مداخلت نہیں کیا پاکستان اس طرز پر اپنی معیشت کو استحکام نہیں دے سکتا؟ ہونی چاہیے اور نہیں عملی کی مداخلت ہوتا کہ عوام خود کسی پارٹی کو منتخب کریں اور کسی کو reject کریں۔ لیکن یہاں گنگا ہے، مبتنی ہے جس کی وجہ سے عوام کا اعتماد اٹھ چکا ہے اور اس کا تجھ یہ نکال کر آخراں ملک میں انتشار اور فاسد پیدا ہو گا۔

ایوب بیگ مرزا: انتخابات کا جاری رہنا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ پہلے الیکٹ ایبلر کا سیاست اور حکومت میں بڑا رول ہوتا تھا اور وہ کسی بھی پارٹی کا پانسہ نہیں۔ اس پندرہ سال سے جو ایکینشون ہو پلٹ دیتے تھے لیکن پچھلے دس پندرہ سال سے جو ایکینشون ہو رہے ہیں ان کا تجھ یہ نکالے ہے کہ اب الیکٹ ایبلر کی زیادہ حیثیت نہیں رہی۔ اب عوام ایکٹ ایبلر کی بجائے عوادی نمائندوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کے پی کے کے بدیا تی وسائل موجود ہیں۔ حکومتی اور دیگر روپوں کے مطابق 70 کھرب ڈالر کے معدنی وسائل پاکستان میں موجود ہیں۔

سیاست میں کوئی روں نہیں رہے گا۔ لیکن اگر انتخابات کا سلسلہ روک دیا گیا جیسا کہ خبریں آ رہی ہیں تو پھر یہ سب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد بعثت اور رہاری فتوحہ داری

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

ان کو پا کیزہ ہنانے، پیچک تیری اور صرف تیری ذات وہ
بے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔“

جس نبی کی آپ نے تھنا کی تھی اس سے مراد
محمد رسول اللہ علیہ السلام ہیں۔ (تفصیر ابن کثیر: 2/92)

نبی کریم علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے باب ابراہیم علیہ
کی دعا کا نتیجہ ہوں۔ (مسند ابو داؤود طیلی: ۱۴۲۲)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کائنات کی سب سے عظیم ترین حقیقی
کو اپنے خاندان میں مانگ لیا اور ہمیشہ کے لیے سعادت کو
حاصل کر لیا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھیجے جانے کو
احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا:

«الْقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا وَنَّ أَنْفُسِهِمْ يَتَّلَقُونَ عَلَيْهِمْ أَنِيَّهُمْ
وَيُرِيَّ كَيْهُمْ وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَبُ وَالْحِكْمَةُ وَإِنَّ
كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ» (آل عمران: ۶۷)

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ
ان کے درمیان انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے
سامنے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک
و صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے؛ جبکہ
یلوگ اس سے پہلے بھیجا کلی ہوئی گمراہی میں بدلتا تھے۔“

تمیری جگہ اللہ تعالیٰ نے مقاصد بعثت کو بیان کرتے
ہوئے فرمایا: «هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَّةِنَ رَسُولًا
مِّنْهُمْ يَتَّلَقُونَ عَلَيْهِمْ أَنِيَّهُمْ وَيُرِيَّ كَيْهُمْ وَيَعْلَمُهُمُ
الْكِتَبُ وَالْحِكْمَةُ وَإِنَّ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ» (الجمعة: ۲)۔ وہی ہے جس نے ایسی
لوغوں میں انھیں میں سے ایک رسول کو بھیجا جو ان کے
سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ
بنائیں اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیں؛ جبکہ وہ اس
سے پہلے کلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔“

حضرت مولا ناعبد الماجد دریا بادی مقاصد بعثت کو

مخصر لیکن جامِ انداز میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: “دراساغور کرنے پر نظر آجائے گا کہ رسول اعظم علیہ السلام
کے جمل فرائض کمال ایجاد کے ساتھ چند نقوشوں میں آگئے
ہیں۔ ”یتَّلَقُونَ عَلَيْهِمْ أَنِيَّكَ“ رسول کا پہلا کام اپنی
امت کے سامنے تلاوت آیات ہوتا ہے، یعنی اللہ کا کلام
پہنچانا، گویا رسول کی پہلی حیثیت مبلغ اعظم کی ہوتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ السلام کا تینیاً انسانیت پر سب سے بڑا
احسان بھی ہے کہ آپ نے بھیوں بھیکی انسانیت کو پھر سے خدا
کے در پر پہنچایا اور احسان بنندگی کو تازہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ
نهیں یہ حیرت انگیز کارنامہ صرف 23 سالہ مختصر مدت میں
انجام دیا۔ 23 سالہ دور میں آپ نے ساری انسانیت کی
فلاح و صالح اور کامیابی کا ایک ایسا انشاد دنیا کے سامنے
پیش کیا کہ اس کی روشنی میں ہر دور میں انقلاب برپا
کیا جاسکتا ہے اور اصلاح و تربیت کا کام انجام دیا جاسکتا
ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ السلام نے جن عظیم مقاصد کو دے
کر دنیا میں بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ السلام نے ان مقاصد کو بروئے
کار لا کر اپنی حیات مبارک میں جدوجہد فرمائی وہ ہمارے
لیے ایک رہنمایانہ اصول میں۔ قرآن کریم میں بنیادی
طور پر چار مقاصد بعثت کو بیان کیا گیا ہے۔ آئیے ایک
مختصر و روشنی ان مقاصد پر ذاتے ہیں:
قرآن میں مقاصد بعثت کا تذکرہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تین مقامات پر
آپ صلی اللہ علیہ السلام کے مقاصد بعثت کو بیان فرمایا ہے، پہلا
مقام وہ ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے اس کا
ذکر ہوا، ان کی یہ تھنا تھی کہ نبی آخر الزمان سید الرسل
حضرت محمد صلی اللہ علیہ السلام آپ سی کے خاندان اور نسل سے ہوں:
چنانچہ اس کے لیے آپ نے جب بیت اللہ کی تعمیر فرمائی،
یہ وقت چونکہ بڑی اہمیت کا حامل تھا، اس کائنات میں اللہ
کا پہلا گھر اس کی بنندگی کے لیے تعمیر کیا گیا تھا، اس حساس
اور اہم موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اور کریم پروردگاری
الاطفال و عتیقات کو سامنے رکھ کر آپ نے دعا کی:

«رَبَّنَا وَابَعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتَّلَقُونَ
عَلَيْهِمْ أَنِيَّكَ وَيَعْلَمُهُمُ الْكِتَبُ وَالْحِكْمَةُ
وَيُرِيَّ كَيْهُمْ طَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» (آل بقرۃ: ۳۵)
کبھیجا جوانی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی
تلاوت کرے، انھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور
پلٹ ویں اک آن میں اس کی کایا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیما ساتھ لایا
میں خام کو جس نے کندن بنایا

کھرا اور کھونا الگ کر دکھایا
عرب جس پ قرون سے تھا جبل چھایا

پلٹ ویں اک آن میں اس کی کایا

”يَعْلَمُهُ الْكِتَاب“ رسول کا کام محض تبلیغ و پیام رسائی پر ختم نہیں ہو جاتا، اس کا کام کتاب اللہ کی تبلیغ کے بعد اس کی تعلیم کا بھی ہے، اس تعلیم کے اندر کتاب کی شرح بر جمالي، تلاوت قرآن کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھنے میں اس قدس سترقہ ہو کس صرف ؎ اکیہ یا قاصد کی طرح سمجھتے ہیں، گویا رسول کی دوسری حیثیت معلم اعظم کی ہوئی۔ **”وَالْجَنَاحُ“** پھر رسول تعلیم محض کتاب ہی کا نہ دین گے؛ بلکہ حکمت و دانائی کی تلقین بھی امت کو کریں گے۔ احکام و مسائل دین کے قاعدے اور آداب، عوام و خواص سب کو سلکھائیں گے اور خواص کی رہنمائی اسرار و رموز میں بھی کریں گے، گویا رسول کی تیسری حیثیت مرشد اعظم کی ہوئی۔ **”يَعْلَمُهُ“** تیز کیہ سے مراد دلوں کی صفائی ہے۔ رسول کا کام محض الفاظ اور احکام ظاہری کی تصریح تک محدود نہیں رہے گا؛ بلکہ وہ اخلاق کی پاکیزگی اور نیتوں کے اخلاص کے بھی فرائض انجام دیں گے، گویا رسول کی یہ پچھی حیثیت مصلحت اعظم کی ہوئی۔ (تفیری ماحدی: 1/ 251)

پہلا مقصود: تلاوت قرآن

میں انتسابی اثرات اسی کلام نے پیدا کیے اور وہ انسانوں کو رہبر اور رہنمائے بھی تو اسی قرآن کی تعلیمات پر عمل کر کے بنے۔ قرآن نے ہر شعبہ زندگی میں مثالی انتقال برپا کیا۔ تلاوت قرآن کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھنے میں اس قدس سترقہ ہو کس سے دعا مانگنے کا موقع نہ ملے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مانگنے والوں سے زیادہ ایسے بندے کو عطا کروں گا۔ (ترمذی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجھنگی ہو کر تلاوت کرتی ہے تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت و حاضر لیتی ہے، ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ اس کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں۔“ (مسلم) حضرت انس بن مالک سے مردی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیاطین دور ہو جاتے ہیں، وہ اپنے صاحب خان کے لیے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں بھلائی کی بہتان اور شر کی قلت ہو جاتی ہے، اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیاطین آجائے ہیں، فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ گھر اپنے باسیوں پر نگل ہو جاتا ہے، خیر کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔“ (فضائل حفظ القرآن: 131)

دوسرہ مقصود: تعلیم قرآن

قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے ساتھ اس کے معانی و مطالب انسانوں کو سمجھانا یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ذمداداری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے الفاظ قرآنی کے ساتھ معانی قرآن بھی بتالے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کرنے کے ساتھ سمجھایا اور آیات قرآنی کی تشریح کر کے امت کو اس کے مقصود سے آگاہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کیا چاہتے ہیں؟ اس لیے صحابہ کرام علیہم السلام الفاظ قرآنی کی تلاوت کرنے کا اہتمام کیا کرتے تھے، وہیں معانی و مطالب کو بھی سمجھنے میں مصروف رہا کرتے تھے۔ قرآن مجید کو پڑھنے کے ساتھ اس کے معانی اور مضامین میں تدریکرنا، اس کے سطحیوں میں غور و فکر کرنا، تفاسیر قرآن کی روشنی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریفات اور صحابہ کرام علیہم السلام کے عمل سے قرآن مجید کے تصریحات اور صحابہ کرام علیہم السلام کی روشنی پر ہوا؛ مقصود تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے؛ کیونکہ جب تک مطلوب قرآن کو نہیں سمجھا جائے گا تو تینی طور پر عمل آوری کا جذبہ بھی نہیں ابھرے گا اور جہاں قرآن کا نور پہنچا وہاں اندھیرے یوں کا خاتمه ہو اور کفر و شرک نے دم توڑ دیا۔ حضرات صحابہ کرام علیہم السلام کی زندگیوں سے اسے آگئی بھی حاصل نہیں کیا تھا اس کا اہتمام فرمادیا۔

پیدا کیا جائے جو برکتوں اور حمتوں کا ذریعہ ہے، معانی قرآن کو سمجھتے ہوئے مطالبات قرآن کو پورا کرنے کی دعوت دی جائے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ مردہ دلوں کو زندہ کرنے، اور روح کی بیماریوں کا علاج کروانے کے لیے اہل اللہ سے رجوع ہونے اور اللہ کے نیک بندوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی تلقین بھی ضروری ہے، جس سے ذات کی بھی اصلاح ہو جائی اور معاشرہ کی بھی اور سنت کی زندگیوں کو روشن کرنے، گھر اور ماحول میں سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی محنت کو عام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے، زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے اور جی کریم سلسلہ نبیوں کی ایثار کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین!



گوشہ انسدادِ سود

(گزشتہ سے پیوستہ)

گزشتہ اقسام میں پیش کیے گئے تاریخی حقائق کو سامنے رکھا جائے تو چدا ہم سوالات بلکہ اشکالات سراخاتے ہیں:

(4) 1999ء کے پیش نے جب ربانی کیس کی ساعت شروع کی تو ہفت بھر تک وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ پڑھوا کر کوئی میں سن۔ جبکہ 2002ء کی عدالت نے نہ تو ساعت کے دوران وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ سنائی اور شریعت اپنیلیٹ پیش 1999ء کا فیصلہ سنایا۔ کیا اس طرح اس فیصلے کی حیثیت قانونی اور اخلاقی طور پر مجموع نہیں ہو جاتی؟

(5) سب سے اہم اشکال یہ ہے کہ اگر سابقہ عدالتوں کے فیصلے میں کچھ تقاضہ رہ گئے تھے تو 2002ء کے نظر ثانی کے پیش کی یہ مداری تھی کہ وہ اتنے اہم سوالات کی خود ساعت کرتبی اور پھر ان پر اپنا فیصلہ سناتی، ایسا کیوں نہ کیا گیا؟ اس کے برعکس سابقہ دونوں فیصلوں کی نفی کرتے ہوئے 2002ء میں سود کے مقدمے کو دوبارہ ایک پچھلی عدالت میں سمجھنے کا صاف مطلب تو یہ تھا کہ پھر ایک طویل عرصے کے لیے سود پر مبنی ظالمانہ غیر اسلامی نظام کو غیر معینہ مہلت دے کر اللہ اور اس کے رسول سلسلہ نبیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا جائے۔

بکوال: ”انسداد سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“، از حافظ عاطف وحید

خلاصہ کلام

آپ سلسلہ نبیوں نے ان چار بنیادی مقاصد کے تحت انسانیت کی تعمیر و ترقی کا کام انجام دیا اور ایک مگرے ہوئے معاشرہ اور تباہی کے دہانے پر جا بھی دینا کو منوارا اور بہتر سے بہتر انداز میں ان کی تربیت فرمائی۔ تلاوت قرآن کا شوق پیدا کیا، تعلیمات قرآنی پر عمل پیر عمل پیر اے ہوئے کا مزاج بنایا، دلوں میں موجود خراپیوں کی اصلاح، نفرت و عداوت، حسد، بغض، اور بہت ساری بیماریوں سے نجات پانے کی فکر بیداری اور دلوں میں اطاعت و فرماس برداری کا جذبہ پوٹ کوٹ کوٹ کر بھر دیا کہ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیاب و کامران فرمایا۔ قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے یہ چار چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں کہ اس کی روشنی میں خود کو منوار نے اور معاشرہ کو مددھارتے کی کوشش کی جائے۔ امت میں تلاوت قرآن کا مزاج

کو کیم سلسلہ نبیوں نے فرمایا: جسم انسانی میں ایک گوشت کا لوگہ رہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم صحیح ہو گا اور اگر وہ خراب ہو جائے تو جسم سارا فساد میں بٹتا ہو جائے گا، غور سے سناوہ دل ہے۔ (رواه البخاری) اس کے لیے آپ سلسلہ نبیوں نے امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے دل کو برائیوں سے پاک کرنا ضروری و لازم ہے: تاکہ اچھی طرح قلب میں محنت جا گزیں ہوں۔ جو چیزیں انسان کو بلاک کرنے والی اور دین و دینا میں نقصان کا باعث ہوتی ہیں جیسے: حسد، کینہ، کذب، غمیت، بغض، عناد، طمع اور بخیل ان تمام سے بہت اہتمام کے ساتھ بچنے کی تعلیم دی۔ دل کی اصلاح یقیناً سارے اعمال میں انتقلابی روح پیدا کرنے والی ہے؛ اسی لیے اس کی بڑی اہمیت اور تاکید بھی احادیث و آیات میں آئی ہیں۔

چوتھا مقصد: تعلیم حکمت

چوتھا کام آپ سلسلہ نبیوں کی امت کو حکمت کی تعلیم دینا ہے۔ حکمت سے مراد رسول اللہ سلسلہ نبیوں کی سنت ہے۔ (تفہیم ابن کثیر: 3/251) آپ سلسلہ نبیوں کی ذات گرامی میں انسانوں کے لیے ہر اعتبار سے نمونہ موجود ہے۔ آپ سلسلہ نبیوں کی تمام تعلیمات انسانیت کے لیے سعادت و کامیابی کی علمت ہیں۔ آپ سلسلہ نبیوں نے جو کچھ فرمایا اس پر عمل پیر ہونے میں ہی فلاح دار ہیں پو شیدہ ہے؛ اس لیے آپ سلسلہ نبیوں نے اپنی امت کو سنت کی تعلیمات سے نواز اور طریقہ زندگی کے اصول و آداب بتلائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سلسلہ نبیوں کی اتباع پر اپنی محبت کو موقوف رکھا ہے: چنانچہ ارشاد ہے:

«قُلْ إِنَّكُنْتُمْ تَعْبُدُونَ اللَّهَ فَإِنَّمَا يُعَذِّبُنِي يُعَذِّبُنِي كُمُّ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ دُنُوبَكُمْ ط» (آل عمران: 31)

(اے غیر بشری الوجوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ سے محبت سے بھی محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ ”مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ و رسول سلسلہ نبیوں کی محبت کی علمت یہ ہے کہ دونوں کی اطاعت کی جائے۔ اور لکھا ہے کہ: نبی کریم سلسلہ نبیوں سے محبت کی علمت آپ سلسلہ نبیوں کی سنتوں سے محبت کرنا ہے۔ (تفہیم قرطبی: 5/92) نبی کریم سلسلہ نبیوں کا ارشاد ہے: ”جو شخص میری سنت سے محبت رکھتا ہے درحقیقت وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔“ (مشکوہ: 1/383)

آئے! فیدرل شریعت کوئٹہ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 510 دن گزر چکے!

تضمیم اسلامی کے زیر انتظام مختلف حلقات جات میں تین ہفتھوں پر مشتمل
باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام "مہم" (11 اگست تا 03 ستمبر 2023)

مرتب: وقار الرحمن

باقائے پاکستان کے لیے عدل اسلام کا خطا ناگزیر ہے۔ مملکت خدا داد پاکستان کے تمام عوام و خواص کی توجہ اس اہم ذمہ داری کی طرف مبذول کروانے کے لیے تضمیم اسلامی نے 11 اگست 2023ء، پاکستان پر میں "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کا آغاز تضمیم اسلامی کے ایرجی شیخ الدین شیخ نے خصوصی خطاب جماعت المسماں منعقدہ مسجد جامع القرآن قرآن آنکیدی میں اپنے کارپی سے ہوا۔ مہم کے حوالے سے ایرجی تضمیم اسلامی کا خصوصی و دینی پیغام بھی نشر کیا گی۔

14 اگست 2023ء کو کراچی میں "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" کے عنوان سے ایک سینما میں مذکور ملأ کرام اور دانشور حضرات نے شرکت کی۔ مہم کے دوران پارلٹنریز، میڈیا، بجروں، سیاستدانوں، علماء کرام اور دیگر اہم ملکی شخصیات کے ہم ایرجی تضمیم اسلامی کے خطوط بیچتے گئے۔ موضوع پر متعدد پریس ریلیزز کا اجراء بھی ہوا۔ مہم کے دوران پرنٹ، ایکٹر انک اور سوشل میڈیا پر پاکستان کی بہاء کے لیے نفاذ عدل اسلامی کی ضرورت و اہمیت کو جاگر کرنے کے لیے بھرپور دعویٰ سرگرمیاں کی گئیں۔

پاکستان پر میں تضمیم اسلامی کے حلقات جات کے تحت "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے دوران سرگرمیوں کی روپریش ذیل میں درج ہیں:

حلقة بلوچستان

تضمیم اسلامی حلقة بلوچستان کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم سکھ، شاہ چونی، صادق آباد چونی، صادق آباد شاہی، رحیم یار خان اور 12 سرو جات کی جانب سے 20000 12 برہر زار 16000 میڈیا برل قیمت کے گئے، 200 بیزز اور 350 پول پیکنرز کاے گئے۔ اس کے علاوہ 22 ریلیوں کا اتفاق دیا گیا، 150 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا اور مہم کے موضوع پر 6 خطابات جمعہ ہوئے۔ (رپورٹ: رحیم بیگ، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة سکھر

تضمیم اسلامی حلقة سکھر کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم سکھ، شاہ چونی، صادق آباد چونی، صادق آباد شاہی، رحیم یار خان اور 12 سرو جات کی جانب سے 20000 12 برہر زار 16000 میڈیا برل قیمت کے گئے، 200 بیزز اور 350 پول پیکنرز کاے گئے۔ اس کے علاوہ ایک مقام پر ریلی بھی کیا گیا۔ 350 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا اور مہم کے موضوع پر 10 خطابات جمعہ ہوئے۔ (رپورٹ: فضل اللہ انصاری، مفتاح حلقات)

حلقة جونی پنجاب

تضمیم اسلامی حلقة جونی پنجاب کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم ملتان شہر، ملتان غربی، ملتان شاہی، گل گوٹ، نیو ملتان، ممتاز آباد، ملتان کینٹ، بہاول پور اور مختلف منزد و اسراء جات کی جانب سے 255 رکش لیکسٹر کاے گئے، 2750 12 برہر زار 20000 میڈیا برل قیمت کے گئے۔ اس کے علاوہ 9 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا اور مہم کے موضوع پر 37 خطابات جمعہ ہوئے اور 2 خصوصی خطابات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ (رپورٹ: محمد عبداللہ قادری، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة سرگودھا و پریشان

تضمیم اسلامی حلقة سرگودھا و پریشان کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں حلقات کوڈھا کی سڑک پر 12500 12 برہر زار 20000 میڈیا برل قیمت کے گئے، 28 بیزز، 50 رکش لیکسٹر اور 120 پول پیکنرز کاے گئے، 260 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے حوالے سے ایک رکیانی کا بھی اور ایک خطاب جمعہ ہوا۔ اس کے علاوہ مورث 19 اگست کو قائمی میرن بال میں ایک سینما کا اتفاق دیا گیا جس میں ایرجی محترم نے خطاب فرمایا اور ایک ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ مہم کے موضوع پر 4 خطابات جمعہ ہوئے، مقامی کالجوہ و مکوکار کا مک کیا گیا۔ (رپورٹ: محمد احمد شہزاد، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة بہاول گنگر

تضمیم اسلامی حلقة بہاول گنگر کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم بہاول گنگر، بہاول پور اور میانوالی، حاصل پور اور میانچن آباد کی جانب سے 11500 12 برہر زار 9500 میڈیا برل قیمت کے گئے، 22 بیزز، 29 بیزز اور 567 رکش لیکسٹر کاے گئے۔ اس کے علاوہ 3 ریلیوں کا اتفاق دیا گیا۔ 220 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 15 خطابات جمعہ ہوئے اور مہم کی میانت سے 100 حلقات آنی کا بھی اہتمام کیا گی۔ (رپورٹ: محمد عمر، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة کراچی و سطحی

تضمیم اسلامی حلقة کراچی و سطحی کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر 2000 12 برہر زار قیمت ہوئے، 50 پول پیکنرز اور 4200 رکش لیکسٹر کاے گئے۔ اس کے علاوہ 2 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا، 34 بیزز اور 7 کارنز میٹنگز کی گئیں۔ (رپورٹ: اقبال احمد، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة کراچی جونی

تضمیم اسلامی حلقة کراچی جونی کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم لاہوری، کوئٹہ شرقی، کوئٹہ غربی، کوئٹہ دھیلی، سوسائٹی، اختر کاونٹی، پیش، کافشن، ترکان ایکنڈی، اولادنی اسٹوڈی اور 1 منفرد اسراء کی جانب سے 42500 12 برہر زار 11860 میڈیا برل قیمت کے گئے، 10 بیزز، 139 بیزز، 139 بیزز اور 478 پول پیکنرز کاے گئے۔ اس کے علاوہ 26 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا، 223 ملائے کرام کو ایرجی محترم کا خط دیا گیا، 68 مل بورڈ زار 478 پول پیکنرز کاے گئے۔ اس کے موضوع پر 54 خطابات جمعہ ہوئے، پیشتر ملائے کرام کے حوالے سے دروس قرآنی اور فواد سے کارز میٹنگز کا بھی اہتمام کیا گیا۔ (رپورٹ: سرفراز خان، ناظم شرعاً و شاعت)

حلقة کراچی شاہی

تضمیم اسلامی حلقة کراچی شاہی کے زیر انتظام "باقائے پاکستان: نفاذ عدل اسلام" "مہم" کے سطح پر میں تضمیم سکھ، شاہ چونی، صادق آباد چونی، صادق آباد شاہی، بہاول پور اور میانوالی، حاصل پور اور میانچن آباد کی جانب سے 9450 12 برہر زار 923 میڈیا برل قیمت کے گئے، 19 بیزز اور 25 ستمبر 2023ء کے درمیان میں ایک سینما کا اتفاق دیا گی۔ (رپورٹ: ناظم شرعاً و شاعت)

حلقہ سماہیوال ذویش

سے 1000 بروشر تقریب کئے گے، 18 بیز زار 268 پول پنگر لگائے گے۔ اس کے علاوہ 5 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گی، 114 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 4 خطابات جمع ہوئے، 2 ویوچی پر گرام منعقد کیے گے، 6 خصوصی دروس کیے گے، ہم کی مناسبت سے ایک سینما منعقد ہوا اور ایک اشتہار اخبار میں چھپوایا گیا۔ (رپورٹ: کامران منور، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقة پنجاب شانی

تقریب اسلامی حلقة پنجاب شانی کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں حلقة پنجاب شانی، مقامی تاثیر مسلم ہاؤسن، انور کا لوئی، راوی پنڈیت گیت، پندی غربی، چکوال، داہ کیت، گلگار، قائد، پنڈی کھپ، لاہ، نزار، سادوق آباد اور ایک اسرہ کی جاپ سے 3000 برادر شریعت اور 28000 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 75 بیز زار 828 پول پنگر لگائے گے۔ اس کے علاوہ 11 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ 230 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 3 خطابات جمع ہوئے، پچھا اسرہ جات کے حلقات قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی، 2 ویوچی پر گرام منعقد کیے گے اور مہم کی مناسبت سے ایک سینما کا بھی انتظام کیا گیا۔ (رپورٹ: ابرار حمد، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ اسلام آباد

تقریب اسلامی حلقة اسلام آباد کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں 8500 بروز زار 6000 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 76 بیز زار 75 بیز زار، 150 پول پنگر اور 2 رکش فلکسروں کا ہے گے۔ اس کے علاوہ 11 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گیا۔ 200 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 17 خطابات جمع ہوئے، 2 کارز میٹھکاری گیئں اور مہم کی مناسبت سے ایک سالہ کیا گیا۔ (رپورٹ: اکرم اشرف علی، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ خیر پختونخوا جنوبی

تقریب اسلامی حلقة خیر پختونخوا جنوبی کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں حلقة خیر پختونخوا جنوبی نے 10500 بروز زار 8500 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 60 بیز زار 48 بیز زار کے گے۔ اس کے علاوہ ایک مقام پر ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں شکار کی تعداد 50 تھی۔ 119 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 5 خطابات جمع ہوئے اور حلقات کے تحت 3 کیپس کا انعقاد کیا گیا جو کہ چار سدھ، بھروسہ اور لذتی کوٹ میں ہے گے۔ مقامی تاثیر میں پشاور، پشاور صدر، پشاور غربی، پوشہر، مردان، ڈیرو، سماں میل خان اور 3 منفرد اسرہ جات نے اس مہم میں بھرپور ترقی کی۔ مہم کے موضوع پر 20 خطابات جمع ہوئے اور پچھے مقامات پر ویوچی اجتماعات منعقد کیے گے۔ (رپورٹ: جنید کامران، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ ملکانڈہ ذویش

تقریب اسلامی حلقة ملکانڈہ ذویش کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں مقامی تاثیر میم، پی بیز زار، دارود زار، اوزی، تیگر گروہ، سوات، بست خیل، باجوڑ شرقی، باجوڑ غربی، چڑال، برنس، اونچ، بکل اور میگورہ کی جاپ سے 1000 بروز زار 1000 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 15 بیز زار کا ہے گے۔ اس کے علاوہ 200 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 7 خطابات جمع ہوئے اور 5 خصوصی پر گرام منعقد کیے گے۔ (رپورٹ: محمد سعید جان، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ آزاد کشمیر

تقریب اسلامی حلقة آزاد کشمیر کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں حلقات آزاد کشمیر، مقامی تاثیر مظہر آباد، باغ اور دھر کوت کی جاپ سے 1750 بروز زار 4500 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 20 بیز زار اور 328 پول پنگر لگائے گے۔ اس کے علاوہ ایک ریلی کا انعقاد کیا گیا اور 40 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ (رپورٹ: افواج الحکیمی، ناظم نشر و اشتاعت)

حقیقت یہ ہے کہ ملک میں موجود علم و زیارتی کی خفا اور طبقی کلکش کو تمم کرنے کے لیے نقاوٰ عدل اسلام کی طرف چیل قدری ناگزیر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے عطا کردہ عادالت نظام ہی میں پا کستان کی تھا، مضر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں "ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام" کی اچاندی جدہ میں شریک ہو کر اس تھیم فرمیشہ کی اوائی کی لیے اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ رفقہ و احباب کی محنت اور کارشوں کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین!

حلقہ لاہور غربی

تقریب اسلامی حلقہ لاہور غربی کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں مقامی تاثیر میم آباد، ناؤن، پاڈل ناؤن، علامہ اقبال ناؤن، گارڈن ناؤن، جوڑ ناؤن، داپڑ ناؤن، لاہور وطنی، پچھلگ، شخون پور، جوونی، شخون پور، شانی، انجیز ناؤن، بحری ناؤن، بیرونی ناؤن، داپڑ ناؤن، جاپ سے 17750 بروز زار 10550 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 38 بیز زار 625، 860 پول پنگر اور 431 بینڈ بڑھتی کے گے۔ اس کے علاوہ 12 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گی۔ 8 حلقات قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی، 12 مقامی فوڈے ملکا تمیں کی گئیں، 19 کارز میٹھکاری گیئیں اور مہم کی مناسبت سے ایک سینما کا بھی انتظام کیا گیا۔ (رپورٹ: محمد رشید غیر، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ لاہور شرقی

تقریب اسلامی حلقہ لاہور شرقی کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں مقامی تاثیر میم شاہدروہ، ذی اچے اے، صدر، لاہور شاہی، گرگھی شاہ بولگیرگ، فیروز پور وہ اور لاہور چھاؤنی کی جاپ سے 15700 بروز زار 5000 بینڈ بڑھتی کے گے۔ 64 بیز زار، 1100 پول پنگر اور 810 رکش فلکسروں کا ہے گے۔ اس کے علاوہ 4 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گی، 224 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 18 خطابات جمع ہوئے، 3 ویوچی کیپ لگائے گے اور 6 حلقات قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی۔ (رپورٹ: نعیم اختر عمان، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ گوجرانوالہ ذویش

تقریب اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ذویش کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں مقامی تاثیر میم گرات، گورنالہ، منڈی بہالہ الدین، ڈسک، سیاکوت، کنجہ، جلال پور جہاں، کاموکی، وزیر آباد، الام سعی، تھاریاں، حافظ آباد، تعلقہ کارواں، تاراوال اور گھری کی جاپ سے 18050 بروز زار 625 بینڈ بڑھتی کے گے، 68 بیز زار، 79 بیز زار، 40 پول پنگر اور 342 رکش فلکسروں کے گے۔ اس کے علاوہ 8 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گی، 411 ملائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے موضوع پر 50 خطابات جمع ہوئے اور مہم کی مناسبت سے سیاکوت میں امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کا خطا بھی ہوا۔ (رپورٹ: رانا محمد غیاث الدین، ناظم نشر و اشتاعت)

حلقہ پنجاب پوٹھوپار

تقریب اسلامی حلقہ پنجاب پوٹھوپار کے زیر انتظام ہتھے پا کستان: نقاوٰ عدل اسلام "مہم" کے سطھ میں مقامی تاثیر میم گور جہاں، جاتاں، بیبر پور، جبل، چکوال، ٹکریلہ اور منفرد اسرہ جات کی جاپ سے 17

شیعہ اسلامی لاہور شریقی کے دیرینہ رفیق محمد اظہر صاحب وفات پاگئے۔
برائے تعریف (محمد سعد، بیٹا): 0321-4248984

☆ حلقہ تہذیب پختونخوا جنوبی، ذیرہ امام علی خان کے رفیق و اکابر فضل حیدر وفات
پاگئے۔ برائے تعریف (7855207): 0346-7855207

☆ حلقہ سرگودھا غربی کے بزرگ رفیق کمال دین وفات پاگئے۔
برائے تعریف (بیٹا): 0345-8635605

☆ حلقہ کراچی وسطیٰ بگار بھری کے رفیق محمد نیز وفات پاگئے۔
برائے تعریف (بیٹا): 0321-6303691

☆ امیر حلقہ بخار جنوبی جاتب مرزا قمریں بیگ کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعریف (بیٹا): 0345-9535034

☆ حلقہ لاکنڈہ تمہر گرد کے قیقب محمد شریف خان کی پھوپھی وفات پاگئیں۔
برائے تعریف (بیٹا): 0345-9535034

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اچیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَازْهَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَخَاسِئَةً حَسَابًا يَسِيرًا

رفقاء متوجہ ہوں

"A-67 علامہ اقبال روڈ گرہی شاہو، لاہور (حلقة لاہور شریقی)" میں
30 نومبر 2023ء کو برگزار ہوا۔

بیٹی اور ایکٹھی کی کوشش
کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر بحثی مذکور ہو گا۔
گزارش ہے کہ دستیاب مسودہ کام طالع کر کے تشریف لائیں:

☆ اسلام کا انتظامی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ
دور زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

06 تا 08 اکتوبر 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصرتاریزہ تو اور نماز ظہر)

امراء، انتظامی و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع
کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوعات پر بحثی مذکور ہو گا۔ ذمہ داران سے
گزارش ہے کہ دستیاب مسودہ کام طالع کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انتظامی منشور (معاشری سطح پر)
☆ نجات کی راہ، سورۃ الصرکی روشنی میں
زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پر و گرام میں شریک ہوں۔

مومکی مناسبت سے بستر ہمراہ لا ایں

برائے رابطہ: 0321-4152275 / 042-36293939

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

ضرورت رشته

☆ لاہور میں رہائش پذیر تعلیم یافت نیلی کو اپنے برس رزگار ہیئے، عمر 29 سال،
تعلیم (IT) کے لیے تعلیم یافتہ لارکی کارشنہ درکار ہے۔

برائے رابطہ (والد): 0300-6942334

☆ لاہور میں رہائش پذیر ارکیں فیلی کو اپنے ہیئے، تعلیم ACCA، عمر 32 سال،
UAE میں ملازمت، قد 6 فٹ کے لیے لاہور کے اچھے تعلیمی ادارے سے
تعلیم یافتہ، پاندہ صوم و صلوٰۃ، قد "5'5" سے زیادہ ہو، دینی مزاج کے حامل گھرانے
سے رشید رکارہے۔ برائے رابطہ: 0300-4238688

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ اداوارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا
کرے گا اور رشته کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

Revitalization of Faith: The Necessary Precondition of an Islamic Renaissance (II)

The most effective way to implant and inculcate faith in the hearts of the Muslim masses is the company and fellowship of such deeply religious persons whose hearts and minds are illuminated by Divine knowledge and by the light of faith – persons whose hearts are untouched by conceit, hypocrisy, rancor, and avarice. It was through ceaseless evangelist and disseminating work, teaching and exhortation as well as practical examples portrayed through their conduct of life, that a continuous chain of pious and God-intoxicated people kept the beacon of faith burning after the collapse of Khilafah ala Minhaj al-Nubuwah¹. Even though the winds of Western atheism and materialism are blowing high in Muslim lands, yet one can find here and there persons whose hearts and minds are full of certitude and staunch faith. The need of the time now is that the movement for Islamic faith and Iman be popularized and extended far and wide so that each and every inhabited piece of Muslim territory does have a few dedicated and selfless preachers whose sole aim in life is the pursuit of Allah's (SWT) pleasure, individuals who, in obedience to the teaching of Prophet Muhammad (SAAW), make religious and moral guidance of people their sole aim and ambition in life².

Fortunately, in the recent past there has emerged in the Indo-Paksubcontinent a mass religious movement, the impact of which is visible on a vast multitude of people. It has led them to a firm belief in Islam and the radical change of values that this entails. That is to say, the Creator, the spiritual existence, the human soul and the life Hereafter are held superior to the whole order of creation and worldly life. This movement is the Jamaat-e-Tableegh. It is an off-shoot of the movement of Deoband. It was founded and initiated by persons of deep

and inner religious conviction. Although more than a third of a century has flown past, its fervor and emotional zeal has not abated a bit. Though we do not wholly agree with its approach and methodology, there is no denying the fact that it has brought about a complete change in the thinking of a great many people, who have started to feel that it is the Creator and not the created objects that should command our attention and that the uncaused first cause³, and not the finite causes, is of prime importance. Similarly, they develop a strong belief that it is not food or water but the Will of Allah (SWT) that mitigates hunger and quenches thirst. Even the minor injunctions and precepts of the faith start appearing to them as of intrinsic worth and goodness without being grounded upon any logical argumentation or considered as part of a system of life or as a means to establish it. The smallest details of the Holy Prophet's (SAAW) Sunnah appear to these people as pregnant with light (Noor) and splendor. They content themselves with the minimum material requirements of life and spend a major part of their time and energy in the propagation of Islam in their own way.

But as this movement addresses the sentiments and not the reason of the people and its main emphasis lies on action and not on understanding, its influence and efficacy are limited. The members of a community who hold reason and understanding to be superior to sentiments and action, remain uninfluenced by this type of preaching. The very mental constitution of these people compels them not to appropriate passionately anything that does not satisfy the test of reason and critical inquiry. They cannot attain the deeper levels of religious life without first untying the intellectual knots of their minds. These are the people who

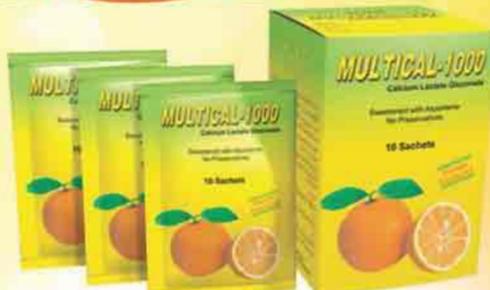
Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)

**MULTICAL-1000 CONTAINS****XTRA CALCIUM**Takes you away from
Malaise & Fatigue

Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low-calories sweetener.



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD

5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our Devotion